REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23

جلد ۴۲ — شمارہ ۴۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ — محمد نسیم خان

شرح چندہ: سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک: ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک: دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۹ جمادی الاول ۱۴۱۴ ہجری — ۴ نبوت ۱۳۷۲ ہش — ۴ نومبر ۱۹۹۳ء

اخبارِ احمدیہ

لندن ۲۹ اکتوبر (ایم۔ٹی۔اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت سے ہیں۔

الحمد للہ

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازئ عمر، مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

خدا کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا کا خوف ہو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"دیکھو! یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا یہی تمہارے لئے کافی نہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا کا خوف ہو ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ یقیناً جان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے اگر یہ نہیں تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ اسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ مگر خوف ہی ایک ایسی شئے ہے کہ جس انسان کو جب ہو تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے مثلاً بلی جو کہ دودھ کی بڑی حریص ہے جب اسے معلوم ہو کہ اس کے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے یا پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسے اور موت آئی تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے اس کی وجہ صرف خوف ہے۔ پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں تو انسان عقلمند ہے اسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہیئے یہ امر بہت ہی بدیہی ہے کہ جس ذریعہ پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے اس موقعہ پر وہ جرم کی جرأت ہرگز نہیں کرتا مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کے لئے کہا جاوے تو کوئی بھی جرأت کر کے نہیں جاتا حتی کہ اس گاؤں میں اگر کسی کو جانے کے لئے کہا جاوے تو کوئی بھی جرأت کر کے نہیں جاتا حتی کہ اگر جو کام بھی حسب حکم دیوے تو بھی ترساں اور لرزاں ہی جاوے گا اور دل پر یہ ڈر غالب ہوگا کہ کہیں مجھ کو بھی طاعون نہ ہو جاوے اور وہ کوشش کرے گا کہ مفوضہ کام کو جلد پورا کر کے وہاں سے بھاگے پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہی ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو اس کے لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے جس قدر خدا کی معرفت زیادہ ہوگی اسی قدر خوف زیادہ ہوگا۔ ع ہر کہ عارف تر است ترساں تر۔ اس امر میں اصل معرفت ہے اور اس کا نتیجہ خوف ہے معرفت ایک ایسی شئے ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے جیسے بچھو اور بھڑ کی معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے پس کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ جو قادر مطلق ہے اور علیم و بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اس قدر جرأت کرتا ہے اگر سوچ کر دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ معرفت ہی نہیں

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ان کے دلوں کو ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو بغیر اس کے یقین کامل ہرگز نہیں ہو سکتا وہ اسی وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔"

(تقریروں کا مجموعہ صفحہ ۲۰۱)

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۲۴، ۲۵، ۲۶ فتح (دسمبر) ۱۳۷۲ ہش / ۱۹۹۳ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب اس عظیم الشان روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر قادیان

خلاصہ خُطبہ جمعہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لندن

تین مہینے کیلئے نومبائعین کی تربیت کا نظام ایک ہنگامی تھا اب یہ ہمیشہ کیلئے جاری رہیگا

اس کیلئے ایک مرکزی ٹیم الگ بنائیں جو تبلیغی کاموں کے علاوہ خالصۃً اس کام کے لئے وقف ہو

ذیلی تنظیموں کو خصوصیت سے متوجہ کرتا ہوں کہ وہ نومبائعین کی تربیت کے معاملہ میں امراء کا ہاتھ بٹائیں

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لندن ۲۹ اکتوبر (ایم۔ ٹی۔ اے)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے جماعت احمدیہ عالمگیر میں مختلف جگہوں پر منعقد ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ اور اجتماعات کے تعلق سے اعلان فرمایا۔ حضور نے اس ضمن میں خدام الاحمدیہ پاکستان کے سالانہ اجتماع کے متعلق فرمایا یہ اجتماع ۲۱ سے ۲۳ اکتوبر کو منعقد ہونا تھا جس کی اجازت حکومت پاکستان نے نہیں دی حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان کی صدر انجمن اور ذیلی تنظیموں کو اس سے مایوس نہیں ہونا چاہئے جب سے حکومت پاکستان نے ہمارے سالانہ جلسے اور اجتماعات بند کئے ہیں یہ انہی پابندیوں کا فیض ہے کہ ساری دنیا آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے عالمی اجتماعات اور عالمی جلسوں کی صورت میں دیکھ رہی ہے۔ اس لئے یہ قربانیاں رائیگاں نہیں گئیں۔ حضور انور نے فرمایا ایک جلسہ سالانہ اور اجتماع پر جتنے احمدیوں کو حاضر ہونے کی توفیق ملتی تھی اس سے آٹھ دس گنا زیادہ احمدی اب ان اجتماعات میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے پاکستان کی ذیلی تنظیموں کو یہ مشورہ دیا کہ جس طرح جرمنی کے خدام نے اپنے خرچ پر اپنے اجتماع کو ساری دنیا کا اجتماع بنایا تھا اس طرح آپ بھی کوشش کریں ان دنوں میں ہم یہاں پر آپ کی طرف سے سالانہ اجتماع بنا دیا کریں گے اور آپ ویڈیو بنا کر اپنے جن مقررین کو شامل کرنا چاہیں یہاں بھیج دیں۔ چند ویڈیو آپ کی چلیں گی ایک مرکزی تقریر میں کر دیا کروں گا۔ اس طرح آپ کا سالانہ اجتماع بجائے اس کے کہ آپ کو یہ خیال ہو نہیں ہوا ہو جایا کرے گا اس طرح ایک ڈپٹی کمشنر تو کیا ہزار ڈپٹی کمشنر بھی اس اجتماع کو روک نہیں سکے گا۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس مرتبہ جلسہ سالانہ "لندن" کے موقع پر میں نے اعلان کیا تھا کہ تین ماہ کا عرصہ (جو اکتوبر کے آخر تک ختم ہوتا ہے) نومبائعین کی تربیت پر وقف کریں، حضور نے فرمایا اس سے قبل کبھی ایسی تحریک نہیں کی گئی تھی اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس کے حیرت انگیز نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ تمام دنیا میں پہلی مرتبہ نومبائعین کی تربیت کے پروگرام بنائے گئے خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ تحریک غیر معمولی برکت پاگئی ہے۔ یہ تحریک اللہ تعالےٰ کی تائید سے میرے دل میں ڈالی گئی تھی۔

حضور نے فرمایا یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب مستقلاً جاری رہیگا اس کے لئے ایک مرکزی ٹیم الگ بنائیں جو تبلیغی کاموں کے علاوہ خالصۃً اس کام کے لئے وقف ہو تربیت کا نظام تین مہینے کے لئے ایک ہنگامی نظام تھا اب یہ ہمیشہ کے لئے جاری رہے گا اور نظام جماعت کا ایک اٹوٹ انگ بن کر رہے گا۔

حضور نے فرمایا جہاں جہاں ابھی یہ کام نہیں ہو سکے میں ذیلی تنظیموں کو خصوصیت سے متوجہ کرتا ہوں کہ وہ تربیت کے معاملے میں جماعتوں کا ہاتھ بٹائیں اپنے امراء کو پیشکش کریں اور جو حصہ امراء تربیت کے سلسلے میں ان کے سپرد کریں اس میں آگے بڑھ کر شوق سے حصہ لیں اور اپنے اجتماعات میں لازماً نومبائعین کو ضرور شامل کیا کریں اور ان کی تربیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان پر ذمہ داریوں کے کچھ بوجھ ڈالیں۔ حضور انور نے فرمایا اللہ کی تائید کی ہوائیں لوگوں کو احمدیت میں داخل کرنے کے لئے چل پڑی ہیں اور انہیں سنبھالنے کے لئے تیاری کرنا انتہائی ضروری ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ خطبات جمعہ کے تسلسل میں تبتل کے مضمون پر ایمان افروز روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا تبتل کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بار بار فرمایا ہے کہ موت کو قبول کرو لیکن زندہ ہونے کے لئے مرد اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام موت کہتے ہیں وہی تبتل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ توحید کا نور اپنی پوری شان کے ساتھ اس وقت تک انسان میں چمک نہیں سکتا جب تک اس سے پہلے آفاقی معبودوں کی نفی نہ ہو یعنی تبتل کے مضمون کو حضور علیہ السلام اس طرح بیان فرما رہے ہیں کہ ایک تبتل توحید کے بعد ہے اور ایک تبتل توحید سے پہلے ہے۔ توحید کو اختیار کرتے ہو تو تبتل کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ خدا کی خاطر دنیا چھوڑنی ہو تو اس سے پہلے توحید کی ضرورت ہے مگر فرمایا ایک توحید تبتل کے بعد جلوہ گر ہوتی ہے۔ یہ ایک عظیم الشان توحید کا تصور ہے جس کی کوئی مثال نہیں فرماتے ہیں توحید ایک نور ہے جو آفاقی اور نفسی معبودوں کی نفی کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے اور وجود کے ذرے ذرے میں سرایت کر جاتا ہے۔ پس وہ وجود بغیر خدا اور اس کے رسول کے ذریعے کے محض اپنی طاقت سے کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔ انسان کا فقط یہ کام ہے کہ اپنی خودی پر موت وارد کر دے اس شیطانی نخوت کو چھوڑ دے۔ اسی کے نتیجہ میں توحید کا نور خدا کی طرف سے اس پر نازل ہوگا اور ایک نئی زندگی اس کو بخشے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبتل کے عظیم الشان مضمون کی وضاحت کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر معارف تحریرات کو پیش فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ تبتل کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ انسان دنیا سے علیحدگی اختیار کرے تبتل کا مطلب ہے دنیا میں رہنا اور روز اس کی لذتوں اور کشش سے آزمائے جانا اور ہر لمحہ اس بات پر نگران ہونا کہ یہ تمام لذتیں خدا تعالےٰ سے تعلق کے مقابل پر ہیچ ہیں یہ وہ تبتل کی روح ہے ورنہ دنیا کی زینتیں اچھے لباس کھانا پینا مومنوں پر حرام نہیں ہیں۔ بلکہ جہاں خدا کا حکم ہو وہاں ان نعمتوں سے مومن کنارہ کشی کرتا ہے مثلاً رمضان کے مہینہ میں جائز نعمتوں کو بھی خدا کی خاطر ٹھکراتا ہے۔ اس طرح خدا کی خاطر ایسے رنگ میں مال کمانا ہے جو حلال ذرائع ہیں۔ روزی اگر حرام ذرائع سے ہے تو اس کو خدا کی خاطر تبتل اختیار کرتے ہوئے اپنے پاؤں کی ٹھوکر مارتا ہے۔ پس جو جس کام میں ہے اپنے کام میں خدا کو نصب العین رکھے تو اُسے کوئی خوف نہیں اللہ تعالےٰ ہمیں رضائے الٰہی کے تحت اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق بخشے آمین۔

خطبہ جمعہ

غریب کو روٹی کھلا دینا بھی اچھی بات ہے لیکن روٹی کھلانے کی تلقین کرنا سب سے افضل بات ہے

نیکیوں کی تلقین کرنے والا جو خود بھی نیکیوں پر قائم ہو اور بدیوں سے روکنے والا جو خود بھی برائیوں سے بچتا ہو وہ حقیقت میں ایمان کی لذت پاتا ہے

قرآن کریم کسی کو یہ حق نہیں دیتا کہ غیر کی برائی کو دور کرے جب تک کہ جس چیز کو دور کر رہا ہے اس سے بہتر چیز پیدا نہ کر دے

سعید روحوں کو بلانے کیلئے یہی ڈھنگ ہے کہ پہلے انکو سینے سے لگائیں اور پھر انکو تبلیغ پر مامور کر دیں

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۳ء / ۱۷ تبوک ۱۳۷۲ ہش بمقام مسجد فضل لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کی درج ذیل آیات کریمہ (۱۱۱) کی تلاوت کی۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

پھر فرمایا:۔

آج کے جمعہ کے دن کچھ ایسے اجتماعات ہیں جن کے ذکر کے متعلق مجھ سے خواہش کا اظہار کیا گیا ہے۔ سب سے اول مجلس انصار اللہ U.K. کا سالانہ اجتماع آج یعنی ۱۷ ستمبر کو شروع ہو رہا ہے انشاء اللہ تین دن جاری رہے گا اور صدر صاحب انصار اللہ نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا ہے کہ چونکہ کثرت سے انصار نے یہاں سے اسلام آباد (U.K. میں جماعت احمدیہ کے مشن کا نام ٹلفورڈ) جانا ہے جہاں یہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے اس لئے آج جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز بھی اکٹھی پڑھا دی جائے۔

مجالس انصار اللہ ضلع تھرپارکر ضلع پتاور اور ضلع گوجرانوالہ (پاکستان) کے سالانہ اجتماعات بھی ۱۶ اور ۱۷ ستمبر کو منعقد ہو رہے ہیں یعنی آج اور مجالس انصار اللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، ضلع مظفر آباد اور ضلع جھنگ کے سالانہ اجتماعات بھی آج ۱۷ ستمبر کو منعقد ہو رہے ہیں مجالس انصار اللہ ضلع راجن پور ضلع بہاولنگر ضلع بہاولپور کے سالانہ اجتماعات کل ۱۶ ستمبر سے شروع ہو چکے ہیں اور آج بھی جاری رہیں گے ان سب کے لئے

جو پیغام آج میں آپ کے سامنے رکھوں گا

اس کا تعلق اس آیت کریمہ سے ہے جو میں نے ابھی تلاوت کی تھی۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اس آیت سے متعلق میں پہلے بھی مختلف خطبات میں روشنی ڈال چکا ہوں لیکن آج پھر اس کے ایک پہلو کو خاص طور پر آپ کے سامنے رکھوں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم بہترین امت ہو یعنی جب سے دنیا میں خدا تعالیٰ نے مذاہب کا آغاز فرمایا ہے اور امتوں کو دنیا کی بھلائی کے لئے نکالا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ سب امتوں سے بہتر تم ہو۔

" أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ " جو بنی نوع انسان کی خاطر، ان کی خدمت کے لئے، ان کی بھلائی کی خاطر کھڑی کی گئی ہے اور اس بھلائی کی تعریف یہ ہے کہ " تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ " تم نیکی کا حکم دیتے ہو " وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ " اور بدیوں سے روکتے ہو وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اور اللہ پر ایمان لاتے ہو وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کیلئے بہتر ہوتا " مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ " کچھ ان میں ایسے ضرور ہیں جو ایمان والوں میں شمار ہو سکتے ہیں لیکن بھاری اکثریت ایسی ہے جو ایمان نہیں لاتے یعنی اپنے دین کی چار دیواری کے اندر رہتے ہوئے بھی ان کی اکثریت ایسی ہے جن کا کوئی ایمان نہیں لیکن چند ایک ایسے ضرور ہیں اور ہر مذہب میں ہوتے ہیں جو صاحب ایمان کہلا سکتے ہیں۔

اس آیت میں جو نکتہ خصوصیت سے میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ اس کی ترتیب ہے۔

قرآن کریم (آپ جہاں جہاں بھی ایمان کا ذکر پڑھیں گے) ایمان کا ذکر پہلے کرتا ہے اور عمل صالح کا بعد میں کرتا ہے یہاں ترتیب بدل گئی ہے یہاں فرمایا ہے تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ تمہارے بہترین ہونے کی خصوصیت کے ساتھ نشانی یہ ہے، تمہاری امتیازی شان یہ ہے کہ تم لوگوں کو معروف کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو تو جہاں تک مرتبے کا تعلق ہے ایمان کا مرتبہ بہر حال پہلے ہے جب ترتیب بدلی جائے تو ضرور اس میں کوئی حکمت پیش نظر ہوتی ہے پس سوال یہ ہے کہ وہ کیا حکمت ہے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے نیکی کے عام کاموں کا ذکر پہلے فرما دیا اور ایمان کا ذکر بعد میں کیا؟

اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ نیکی کے عام کام جو بنی نوع انسان کی بھلائی سے تعلق رکھتے ہیں اس میں نہ صرف یہ کہ سب مذاہب والے کسی نہ کسی حد تک شامل رہتے ہیں بلکہ بعض صورتوں میں مسلمانوں سے آگے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ مثلاً خدمت خلق کے کام جتنا عیسائی قومیں کر رہی ہیں۔ بدنصیبی ہے کہ آج عالم اسلام کو وہ توفیق نہیں مل رہی۔ اس سے بڑی بدنصیبی کیا ہوگی کہ اپنے مسلمان بوسنین بھائی جو گھر سے بے گھر ہوئے ان کو پناہ دینے والے بھی وہی ہیں جن کی ظالمانہ عدم دلچسپی سے وہ لوگ اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور ہوئے اور عالم اسلام کو یہ توفیق نہیں ملی کہ ان کی خدمت کر سکے۔

پس خدمت کے کاموں میں مسلمانوں کا کوئی ایسا امتیاز نہیں ہے کہ جس میں دوسرے شریک نہ ہوں۔ اسلام جب اپنی اعلیٰ حالت پر تھا اس خدمت کے ہر کام میں مسلمان سب دوسری قوموں سے بڑھ چکے تھے تبھی ان کو خیر امت فرمایا گیا کیونکہ اگر خدمت کے کسی کام میں بھی دوسرے آگے بڑھتے تو مسلمان اس پہلو سے خیر امت نہیں کہلا سکتے تھے۔

پس یاد رکھیں کہ خیر امت میں اعلیٰ مرتبہ جس کی خدا توقع رکھتا ہے وہ بیان ہوا ہے تم سے خدا یہ توقع رکھتا ہے کہ تم خدمتِ خلق کے

کاموں میں سب سے آگے ہو اور سب قوموں کی بھلائی تم سے وابستہ ہو لیکن چونکہ یہ ضروری نہیں کہ ہر حال میں مسلمان یہ اعلیٰ مقصد پورا کر سکیں یا ان توقعات پر پورا اتریں اس لئے عام دنیا کا جو حال ہے وہ ہم اسی طرح دیکھتے ہیں کہ ایمان والی قوموں میں نسبتاً کم ایمان والی بعض دفعہ خدمت کے کاموں میں آگے بڑھ جاتی ہیں اور بعض دفعہ بے ایمان قومیں بھی خدمت کے کاموں میں حصہ لیتی ہیں۔ تو جو عام چیز ہے اور جو بنی نوع انسان میں مشترک ہے اس کا یہاں بیان ہے اور اس میں سے بھی وہ چیز چنی گئی ہے جو جسمانی خدمت کی بجائے روحانی اور اخلاقی اور قومی اقدار کے لحاظ سے خدمت کہلا سکتی ہے جو بالا اور افضل خدمت ہے۔

ایک غریب کو روٹی کھلا دینا بھی اچھی بات ہے لیکن روٹی کھلانے کی تلقین کرنا جس کے نتیجے میں صاحب حیثیت قومیں غریبوں کی طرف توجہ کریں یہ سب سے افضل بات ہے کیونکہ اگر نصیحت کے ذریعہ آپ لوگوں کے مزاج بدل دیں ان کی اقدار میں پاک تبدیلیاں پیدا کر دیں ان کو نیک کاموں کی طرف مائل کر دیں تو آپ کی ذاتی توفیق جو بہت تھوڑی ہو سکتی ہے اس توفیق میں ان سب قوموں کا حصہ شامل ہو جائے گا جو صاحب توفیق ہیں۔

اب احمدی اپنی تعداد کے لحاظ سے اتنے تھوڑے اور اپنے مالی وسائل کے لحاظ سے اتنے محدود ہیں کہ اگر یہ چاہیں بھی تو دنیا کی بھوک دور نہیں کر سکتے، دنیا کا ننگ مٹا نہیں سکتے، ننگے بدن کو کپڑا نہیں پہنا سکتے خود بوسنیا کی ذمہ داریاں اتنی زیادہ ہیں کہ ہم اپنے دل کی طمانیت کی خاطر حسب توفیق کچھ نہ کچھ ضرور کر رہے ہیں لیکن جو عظیم ضرورت ہے اس کے مقابل پر وہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں، نہ ہو سکتا ہے تو اس کا متبادل یہ ہے اور بہتر متبادل کہ جو کچھ توفیق ہے وہ ضرور کرو لیکن توجہ اس بات کی طرف دو کہ دنیا کو بتاؤ کہ ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور ان کو کیا کرنا چاہیئے۔

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ "تم معروف کا حکم عام کرو" اسی ہدایت کے پیش نظر یعنی قرآن کریم کی اس تعلیم کے پیش نظر میں نے کثرت کے ساتھ ساری دنیا کی جماعتوں کو اس طرف متوجہ کیا کہ وہ دن رات خطوط کے ذریعے رابطوں کے ذریعے اخباروں میں کالم لکھوا کر اور بڑے بڑے لوگوں کو ذاتی طور پر مل کر متوجہ کریں یہ احساس بیدار کریں کہ آج کی تاریخ میں ایک معصوم قوم پر حد سے زیادہ ظلم ہو رہا ہے اور اگر آج کے انسان نے اس سے آنکھیں بند رکھیں تو کل وہ ضرور اس جرم کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنے گا اور اس سزا سے بچ نہیں سکتا۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ بڑی بڑی قوموں کی طاقت ہے ان کے بغیر ہم کیا کر سکتے ہیں مگر امر بالمعروف میں بہت بڑی طاقت ہے۔ امر بالمعروف میں جتنی طاقت ہے دنیا کی کوئی اور طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اگر امر بالمعروف کو عام کیا جائے اور تمام زبانوں پر یہ بات جاری ہو جائے کہ ظلم ہو رہا ہے اور ہم نہیں برداشت کریں گے یا نہیں پسند کریں گے تو اس کا نفسیاتی دباؤ بڑی طاقتور قوموں پر اتنا زیادہ پڑ جاتا ہے کہ وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

پھر

امر بالمعروف میں کوئی جغرافیائی قید نہیں

ہے جو صاحب حیثیت اور طاقتور قومیں ہیں وہاں بھی تو امر بالمعروف کرنا ہے اور ان کے سارے ماحول کو تبدیل کرنا ہے۔

اس پہلو سے جماعت امریکہ کو میں نے خصوصیت سے توجہ دلائی کہ امر بالمعروف پر بہت زیادہ زور دیں، چنانچہ پتہ لگا کہ ہزارہا خطوط وہاں سے بعض دفعہ روزانہ اور بعض دفعہ ہفتوں میں لکھے گئے اور بڑے چھوٹے مرد عورتیں سب تمام بڑے بڑے سینیٹرز اور کانگریس مین اور بڑے بڑے اخباروں کے ایڈیٹرز اور ٹیلی ویژن کے صاحب اختیار لوگوں کو لکھے گئے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ایک عام فضا میں یہ احساس بیدار ہونا شروع ہو گیا ان کے جو جوابات آنے لگے ہیں اور انہوں نے جو مجھے ان کی نقول بھیجی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ امر بالمعروف کی طاقت کوئی معمولی طاقت نہیں ہے۔ بار بار جب ایک ہی سینیٹر کو مختلف جہتوں سے چھوٹے بڑوں نے بے ساختہ اپنی تکلیف کا اظہار کیا اور انسانیت کی خاطر جو ان کے جذبات کچلے گئے ہیں ان کا ذکر کیا تو ایک امریکن کی حیثیت سے انہوں نے اپنے بڑوں سے احتجاج کیا ہے اور اس کا جتنا اثر پڑا ہے وہ ان کے جوابات سے ظاہر ہوتا ہے کئی جوابات ایسے ہیں جن میں سیکرٹری کی طرف سے جواب نہیں بلکہ بڑے بڑے لوگوں نے اپنے ہاتھ سے دستخط کر کے بھیجے ہیں کہ ہاں ہمیں احساس ہے یہ ہماری قوم کی غلطی ہے کہ جتنی توجہ دینی چاہیئے تھی نہیں دی جا رہی۔ ہم اپنے بڑوں کو متوجہ کریں گے تو امر بالمعروف ایک بہت عظیم الشان اور بہت بڑی خدمت ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس کو جنگ کی حالت میں جرمنی نے بہت ہی حکمت اور عقل کے ساتھ استعمال کیا۔ اگرچہ بالمعروف حکم نہیں تھا لیکن نفسیاتی طور پر بات وہی تھی کہ اگر ایک بات کو کسی قوم میں عام پھیلایا جائے تو اس سے قوم کے خیالات پر گہرا اثر پڑتا ہے اور اس کے نظریات اور رجحانات میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پس آج کی دنیا میں جسے ففتھ کالم کہا جاتا ہے وہ اسی نفسیاتی پروپیگنڈے کا نام ہے جس میں کوئی ہتھیار نہیں چلتا، کوئی دباؤ نہیں ڈالا جاتا۔ ہوٹلوں میں مختلف جگہوں پر بیٹھ کر باتیں عام کی جاتی ہیں اور جب بار بار کوئی قوم یہ سنتی ہے کہ ہم ہار گئے ہم مارے گئے تو نفسیاتی لحاظ سے وہ مغلوب ہو جاتی ہے جب بار بار یہ ذکر سنتے ہیں کہ فلاں قوم اوپر آگئی، غلبہ پا گئی تو اس کے غلبے کے لئے وہ اپنے نفس کو تیار کر لیتے ہیں۔ پس امر بالمعروف میں عام باتیں بھی شامل ہیں خواہ ہوٹل میں بیٹھیں، خواہ گاڑی میں سفر کر رہے ہوں جہاں بھی آپ پھر رہے ہوں وہاں اچھی باتوں کو عام کریں۔

پھر فرمایا ہے تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ بری باتوں سے روکتے ہیں یہاں یہ جو قرآن کریم کی مخصوص ترتیب ہے اس کو قائم رکھا گیا ہے۔ جہاں بھی اللہ تعالیٰ نے نیکی کو بیان فرمایا ہے نیکی کو پہلے بیان فرمایا ہے بدی کو دور کرنے کا بعد میں ذکر کیا ہے اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ جو اچھی چیز ہے اس کے ذریعے بدی کو دور کرو۔

اس سلسلے میں پہلے بھی میں جماعت کو سمجھا چکا ہوں کہ اس میں بہت گہری حکمت ہے ایسی گہری حکمت ہے کہ اگر اس کو آپ پا لیں تو دنیا میں بہت سے بڑے بڑے جو انقلابات ہیں ان کی کامیابی یا ناکامی کا راز آپ پا جائیں گے قرآن کریم کسی کو یہ حق نہیں دیتا کہ صرف برائی کو دور کرے جب تک کہ جس چیز کو دور کر رہا ہے اس سے بہتر چیز نہ پیدا کر دے ANNIHILATION کے قرآن کریم خلاف ہے۔

کوئی مثبت چیز ہے تو دو اور پھر اس کے بدلے برائی کو دور کرو

اب کسی نے پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہیں آپ اسکو کہہ دیں کہ پھٹے ہوئے کپڑے بری بات ہے اتارو، ان کو پھینکو اور اس کے بدلے اچھے کپڑے نہ دیں تو ظلم ہوگا۔ خلاء پیدا کرنے کے لئے اسلام نہیں آیا۔ اسلام بری باتوں کو اچھی باتوں سے بدلنے کے لئے آیا ہے اس لئے بظاہر انسانی سوچ یہ کہہ سکتی تھی کہ پہلے برائیاں تو دور کر لو پھر بھلائی قائم کرنا مگر خدا کی حکمت بالغہ یہ نہیں کہتی اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کلام کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ خدا کا کلام ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے قلب صافی پر نازل ہوا۔

پس ہر جگہ بہتر چیز کو لانے کا پہلے حکم ہے بد چیز کو دور کرنے کا بعد میں حکم ہے پس یہاں اسی ترتیب کو قائم رکھا گیا۔ فرمایا معروف کا حکم دیتے ہیں اور اچھی اچھی بات بتاتے ہیں کہ جس کے نتیجے قوموں کو بڑی مشکلات سے نجات ہی نہیں ملتی بلکہ ان کے بدلے اعلیٰ اقدار حاصل ہو جاتی ہیں اعلیٰ اقدار کی شناخت ہو جاتی ہے پس جب اعلیٰ اقدار کی شناخت ہو جائے پھر برائیاں دور کرنا نسبتاً آسان بھی ہو جاتا ہے اگر اچھی بات کی سمجھ آ جائے تو پھر انسان بری بات سے ہٹے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے بدلے ایک بہتر چیز مل چکی ہے ورنہ خالی برائیاں دور کرنے کی کوشش کر کے

دیکھ لیں آپ سے کچھ نہیں ہوگا۔

قرآن کریم کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار یہ نکتہ پیش فرمایا ہے کہ عرب شعراء اور عرب اہل ادب کو شاعری اور ادب سے نسبتاً جو تعلق تھا اور قرآن کی طرف مائل ہوئے اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ شعر و ادب کے خلاف اسلام نے کوئی مہم چلائی تھی بلکہ شعر سے بہتر کلام الٰہی نازل ہوا تھا۔ ادب سے زیادہ لطیف ایسی آیات اتریں جن میں صاحبِ ذوق آدمیوں کو ذاتی دلچسپی پیدا ہوگئی پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں کبھی اس مضمون کو چھیڑا ہے یہ بیان فرمایا ہے کہ قرآن کریم کا ذوق ایسا بڑھا اور اس کا ایسا چسکا پڑا کہ قرآن کریم نے ہر دوسرے ذوق کو مٹا دیا۔ پس تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کی یہ وہی الٰہی ترتیب ہے جو اسلام کے نظام میں ہر جگہ آپ کو جاری و ساری دکھائی دے گی پس اس پہلو سے فرماتا ہے کہ "تأمرون بالمعروف" تم بہترین ہو اس لئے نہیں کہ تم بدیاں مٹاتے ہو اور نظامِ فرسودہ اور نظامِ کہن کو ملیامیٹ کر دیتے ہو بلکہ اس لئے کہ تم بہتر نظام لے کر آتے ہو۔ ہر بُری چیز کا ایک بہتر متبادل پیش کرتے ہو اور وہ پیش کرنے کے بعد پھر ادنیٰ چیزوں سے لوگوں کی توجہ ہٹاتے ہو کہ اس اعلیٰ کو چھوڑ کر کیوں اس ادنیٰ میں اٹکے رہو گے۔ یہی وہ طریق ہے جس سے نصیحت میں اثر پیدا ہو جاتا ہے نصیحت میں قوت پیدا ہو جاتی ہے خالی خولی کسی چیز کو چھوڑنے کا حکم نہیں بلکہ پہلے بہتر چیز دیتے ہو اور پھر دوسری چیز چھڑاتے ہو۔

آجکل اطباء کا اسی طرف رجحان ہے کہ کوئی بدعادت چھڑانے سے پہلے اس کا کوئی متبادل ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس کی عادت ڈالو تو پھر جو بدعادت ہے وہ بھی آہستہ آہستہ چھوٹ جائے گی چنانچہ آجکل اس قسم کے اشتہار ٹیلی ویژن وغیرہ پر عام آتے ہیں کہ فلاں چیز چھوڑنی ہے تو اس کے بدلے میں ہم یہ چیز دیتے ہیں یہ شروع کردو گے تو اس کے اثر کے تابع تمہاری بُری چیز کی خواہش ہی مٹ جائے گی۔

اس کے بعد فرمایا وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اور تم پھر اللہ پر ایمان لاتے ہو اس لئے نہیں کہ ایمان باللہ سب سے آخری چیز ہے بلکہ اس لئے کہ مومنوں کو غیر مومنوں سے ممتاز کر رہا ہے تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ اور تنہون عن المنکر میں تو غیر مومن سارے شامل ہوتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے تؤمنون باللہ کہہ کر دو باتوں کی طرف خصوصیت سے ہمیں متوجہ فرمایا فرمایا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایمان کے بغیر بھی ہو سکتا ہے مگر ایمان کے ساتھ ہو تو پھر اس کی اور ہی شان ہے صاحبِ ایمان لوگوں کا امر بالمعروف اور صاحبِ ایمان لوگوں کا نہی عن المنکر ان لوگوں سے بہت بہتر ہوتا ہے جو ایمان سے خالی ہوں اس پہلو سے ہمیں متوجہ فرمایا گیا کہ دیکھو اہل کتاب میں بھی یہ باتیں موجود ہیں لیکن ایک چیز کی کمی ہے ان میں بھاری اکثریت بے ایمانوں کی ہے جن کو کوئی ایمان نہیں معدودے چند ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔ پس کاش وہ ایمان لانے والوں میں سے ہوتے تو ان کے امر بالمعروف اور ان کی نہی عن المنکر میں ایک نئی شان، نئی جلا پیدا ہو جاتی کَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ان کے لئے یہ بہتر ہوتا۔

پس دیکھیں کہ آیت کا آغاز خیر کے لفظ سے ہوا ہے۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اور خیر کی اعلیٰ مثال ایمان کو بیان فرمایا گیا ہے کیونکہ یہ اچھی اچھی باتیں بیان کرنے کے بعد جب اہل کتاب کا ذکر فرمایا تو یہ فرمایا

وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتٰبِ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ

پس

خیر کی تعریف ہی دراصل ایمان ہے

اور ایمان سے پہلے کی حالتیں خیر کی ذیل میں آتی ہیں۔ مگر ادنیٰ شعبے ہیں اعلیٰ شعبے نہیں۔ اعلیٰ شعبہ ایمان باللہ ہے اور ایمان کے نتیجے میں امر بالمعروف میں بھی ایک نئی شان پیدا ہو جاتی ہے اور اعتماد پیدا ہو جاتا ہے ....

.... اور نہی عن المنکر یعنی بُری چیزوں سے روکنے میں بھی ایک شان پیدا ہو جاتی ہے اور ایک اعتماد پیدا ہو جاتا ہے شان ان معنوں میں کہ زیادہ بہتر رنگ میں اچھی باتوں کا حکم دینے کی انسان اہلیت اختیار کر جاتا ہے۔ اپنی عقل سے اگر انسان اچھی باتوں کا حکم دے تو کئی جگہ اس کی عقل ٹھوکر کھا سکتی ہے جس کو وہ بعض دفعہ اچھا سمجھتا ہے وہ اچھا ہوتا نہیں۔ بعض دفعہ وہ اپنے قومی نقطۂ نگاہ سے کسی چیز کو اچھا سمجھ رہا ہے مگر دوسری قوموں کے نقطۂ نگاہ سے وہ اچھی نہیں ہوتی لیکن صاحبِ ایمان کی بھلائی کی تعریف ایک ہی رہتی ہے وہ اللہ کے حوالے سے سوچتا ہے اس لئے صاحبِ ایمان جس کو بہتر سمجھتا ہے وہ اسی کو بہتر سمجھتا ہے جو اس کے نزدیک خدا کو پسند ہو۔

پس اللہ کے حوالے سے جب بھلائی اور برائی کی تعریف کی جائے تو سب سے زیادہ قابلِ اعتماد بن جاتی ہے اور اس میں جلا بھی پیدا ہو جاتا ہے اور اعتماد بھی پیدا ہوتا ہے پس ان معنوں میں فرمایا کہ لَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتٰبِ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ: اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت بہتر تھا اُن کی اچھی باتیں مزید چمک اٹھتیں۔ اُن کی بُری باتیں حقیقتاً بُری ہو کر دنیا کو دکھائی دینے لگتیں۔ کیونکہ اُن کے کہنے سے ضروری نہیں کہ کوئی بُری بات دنیا کو بھی بُری لگے بلکہ اگر وہ صاحب ایمان ہوں اور اللہ کے حوالے سے بات کریں تو پھر جو بات اہلِ ایمان کو دنیا کے ایک ملک میں بُری لگتی ہے وہ دنیا کے دوسرے انسانوں کو بھی بُری لگتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ انسان اور انسان میں تفریق نہیں کرتا۔

اس مضمون کو آج آپ کے سامنے خصوصیت سے اس لئے رکھ رہا ہوں کہ ہمارا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا سفر ایمان کی تلقین پر جا کر ختم ہوتا ہے۔ یہی آخری منزل ہے اور خیر کی بھی اعلیٰ تعریف یہی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔

اگر ایمان پھیلانے سے پہلے پہلے ہم اپنے سفر کو ختم کردیں اور یہ سمجھیں کہ ہم نے بھلائی کی تعلیم دے دی بُری باتوں سے روک دیا بس یہی کافی ہو گیا تو ہم خیر امت نہیں ہو سکتے

آخری منزل ایمان ہے

پس دعوت الی اللہ ہی دراصل وہ آخری منزل ہے جس کی طرف یہ آیت کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ امت محمدیہ کو متوجہ کر رہی ہے کہ اے امتِ محمدیہ تم سے قوموں کی بھلائی وابستہ ہے اور اُن کی خاطر تم پیدا کی گئی ہو۔ مگر یاد رکھو کہ وہ آخری توقع جو خدا کو تم سے ہے وہ ایمان پھیلانے کی ہے

لَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتٰبِ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ

اس میں نہ صرف یہ کہ یہ مضمون کھول دیا گیا کہ خیر کا آخری مقام کیا ہے بلکہ اس آیت نے مضمون میں ایک درد پیدا کر دیا ہے۔ فرمایا: کاش اہل کتاب یہ سمجھ لیتے کہ ایمان ہی سب کچھ ہے اگر ایمان نہ ہو تو یہ ساری باتیں بیکار جاتی ہیں کاش ایسا ہوتا تو ان کے لئے یہ بہتر ہوتا۔

پس جو قوم بہتر ہے اور بہتری کے لئے پیدا کی گئی ہے اُس کا فرض ہے کہ سب کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

پس دعوت الی اللہ ایک ایسا مضمون ہے جس کا گہرا رشتہ اس آیتِ کریمہ سے ہے اور اُمت محمدیہ کے قائم کرنے کا اعلیٰ مقصد یہی ہے کہ بنی نوع انسان کو ایمان عطا کرے ایمان سے پہلے دو باتیں ہیں جن کو وہ ضرور شروع کرے اوّل امر بالمعروف اور دوسرے نہی عن المنکر اس ترتیب میں ایک اور حکمت بھی ہے جس کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں آپ اگر صرف ایمان کی تعلیم دیں اور لوگوں کو صرف ایمان کی طرف بلائیں مگر آپ کے اندر اُن کے معاملات میں دلچسپی لینے کی عادت نہ ہو اور ان کے خیر و شر میں دلچسپی لینے کی عادت نہ ہو تو آپ کی طرف وہ توجہ نہیں کریں گے یہ گُر بھی اس آیت نے ہمیں سکھا دیا۔ پیشتر اس سے کہ تم ان کو کہو کہ آؤ اور ہمارے ساتھ شامل ہو کہ اسی میں تمہاری نجات ہے اُن کے خیر و شر میں تو دلچسپی لو، اُن کو بھلی باتیں تو بتاؤ ایسی باتیں جن میں مذہب کی تفریق سے کوئی فرق نہیں

پڑتا جب سچ بولنے کی تعلیم دو گے تو کون کہہ سکتا ہے کہ تم مسلمان ہو ہم عیسائی ہیں تم ہمیں سچ کی تعلیم نہ دو یا تم مسلمان ہو ہم ہندو ہیں تم ہمیں سچ کی تعلیم نہ دو

پس یہاں جو امر بالمعروف ہے اس سے مراد وہ اچھی باتیں ہیں جن کو انسان بحیثیت انسان اچھا سمجھتا ہے اور مذہب کے فرق سے کوئی فرق نہیں پڑتا کسی کو اگر "بد دیانتی" سے روکا جائے تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم تو مسلمان ہو اور میں ہندو یا میں سکھ ہوں مجھے کیوں بد دیانتی سے روکتے ہو۔ یہ ایک مشترک انسانی قدر ہے اور یہی وہ عرف ہے جس کی طرف آیت کے پہلے حصے نے توجہ دلائی ہے کہ اچھی باتیں بتاؤ۔ اُن سے کہو دیکھو! غریب بھوک سے مر رہے ہیں چلو ان کی مدد کریں تم بھی ساتھ شامل ہو جاؤ۔ یہ گلی گندی ہے آؤ اس کو صاف کرتے ہیں۔ فلاں شخص لاعلم ہے چلو اس کی تعلیم کا انتظام کرتے ہیں۔ فلاں شخص بے فن ہے اس کو کوئی فن نصیب نہیں جس کی وجہ سے وہ بھوکا مر رہا ہے آؤ اس کو کوئی فن سکھائیں۔ یہ ساری باتیں وہ ہیں جو امر بالمعروف سے تعلق رکھتی ہیں اور ان میں مذہب کی تفریق سے ہرگز کوئی فرق نہیں پڑتا تو پہلے قدر مشترک اختیار کرو پھر اکٹھا سفر شروع ہوگا توجہ لوگوں کو ان کی بھلائی کی باتیں بتاؤ اس سے دو فائدے ہوں گے ایک تو جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے اُن کو آپ کی اعلیٰ انسانی قدروں پر یقین ہوگا اُن کے دل میں یہ بات جاگزیں ہو جائے گی کہ اچھا انسان ہے۔ اچھی باتیں سوچتا ہے لوگوں کی بھلائی میں دلچسپی لیتا ہے یہاں کوئی بحث نہیں چلے گی نہ کسی بحث کی ضرورت ہے۔ کوئی مقابل پر آپ کو گالی نہیں دے گا کوئی مخالفت نہیں کرے گا کوئی یہ نہیں کہے گا کہ جاؤ جاؤ اپنی اچھی باتوں کو اپنے گھر رکھو۔ اگر کوئی کہے گا تو وہ سر پھرا ہی ہوگا۔ لیکن عام انسانی تأثر یہی ہے کہ جب اچھی بات آپ کسی کو کہتے ہیں اگر وہ نہیں بھی کر سکتا تو شرمندگی سے سر جھکا لے گا لیکن بنیادی طور پر آپ کی نیکی کا اس کے دل پر ضرور اثر پڑے گا۔ پھر آپ معاشرے کی برائیاں دور کرنے میں نہ صرف لفظاً کوشش کریں گے بلکہ مقدور بھر کوشش کریں گے مثلاً دنیا میں نور گسے (؟)

کیسے عادی ہیں چوری عام ہو رہی ہے اور کئی قسم کی برائیاں ہو رہی ہیں جو معاشرے میں ناسور بن چکی ہیں ان سب کے سلسلے میں جب آپ بات کرتے ہیں کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے تو اس سے تعلق رکھنے والی ایک بات ایسی ہے جو کبھی اس سے جدا نہیں ہو سکتی۔ جو نصیحت کرے کہ فلاں بات نہیں کرنی چاہیئے اگر وہ اس میں ہو تو وہ شخص ناصح نہیں بلکہ منافق بن جاتا ہے اور اس کا کبھی نیک اثر نہیں پڑتا اس لئے نہی عن المنکر میں بھی اور امر بالمعروف میں بھی یہ دونوں باتیں شامل ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے اُمت محمدیہ! میں تمہیں ایسا دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم زبان سے جو کچھ کہو تمہارا کردار اس کا گواہ بن جائے تم جب بھلائی کی باتیں بیان کرو تو بھلائی تم میں پائی جائے جب تم بد باتوں سے روکو تو ان باتوں سے تم خود پاک ہو چکے ہو۔ یہ مضمون اس میں شامل ہے

پس اس پہلو سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جماعت احمدیہ کی اصلاح کے لئے بہت ضروری ہے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جی ہم میں کمزوریاں ہیں ہم کیسے لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہیں؟ قرآن کریم نے ان کا منہ بند کر دیا ہے نصیحت کا حکم دے ہی دیا ہے جیسے بھی ہو نصیحت ضرور کرنی ہے

جب نصیحت کروگے تو تمہارا نفس آپ ہی تمہیں پکڑے گا

ہر روز شرمندگی اُٹھانی پڑے گی جب علیحدہ بیٹھو گے تو سوچو گے میں یہ باتیں کہہ کے آیا ہوں مجھ میں تو یہ نہیں ہیں اور اندر اندر تمہارا نفس ندامت اور شرم سے کٹنا شروع ہو جائے گا اور اوقات تم پانی پانی ہو رہے ہوگے لیکن بہرحال خدا نے تمہیں دوسرا رستہ ہی نہیں دیا حکم دے دیا ہے کہ تم نے ضرور امر بالمعروف کرنا ہے پس جو امر بالمعروف غیروں کی جانب ہے وہ اندر کی طرف بھی ایک رُخ رکھتا ہے اور وہ لوگ جو دل کے سچے ہوں اگر اُن میں بعض خوبیاں نہ بھی ہوں تو امر بالمعروف کے نتیجے میں اُن خوبیوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور رفتہ رفتہ انسان وہ خوبیاں اپنانے کا اہل ہوتا چلا جائے گا۔

بدیوں سے روکنے والا شخص اگر اس میں کچھ شرافت اور حیا باقی ہو تو جب روکے گا اس کا دل کئی گنا زیادہ طاقت سے اس کو روک رہا ہوگا۔ اس کا ضمیر اس کو ملامت کر رہا ہوگا کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کا ضمیر پھر ایسا طاقتور ہوتا چلا جاتا ہے کہ ان کی راتوں کی نیند حرام کر دیتا ہے وہ بے چینی سے لکھتے ہیں کہ ہم میں فلاں برائی ہے جو جاتی نہیں فلاں کمزوری ہے جو ہٹتی نہیں فلاں خوبی ہم اپنانا چاہتے ہیں کوشش کر رہے ہیں لیکن نہیں اپنا سکتے یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک طبعی نتیجہ ہے اور اس معاملے میں خدا نے آپ کو کوئی آزادی نہیں دی۔ ہر مسلمان کے لئے حکم ہے کہ اس نے ضرور امر بالمعروف کرنا ہے اور ضرور نہی عن المنکر کرنی ہے اور دوسری طرف یہ شرط لگا دی ہے کہ جو تم کہتے ہو ویسا کبھی کرو۔ اب بتائیں کہ جائے کہاں کوئی؟ دونوں طاقتوں کے بیچ میں ایسا پھنسا ہے کہ قرآن کریم نے کوئی جائے فرار باقی نہیں چھوڑی۔ ایک طرف یہ آواز ہے کہ امر بالمعروف کرو نہی عن المنکر کرو اور دوسری طرف آواز آرہی ہے کہ لِمَ تقولون ما لا تفعلون کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ کیوں ایسی باتیں کہتے ہو جو کرتے نہیں اللہ کے نزدیک وہ باتیں کہنا جو تم کرتے نہیں بڑا گناہ ہے۔

اب بتائیں کوئی بے چارہ مومن جائے تو کہاں جائے سوائے اس کے کہ سیدھا ہو جائے اور درمیان کی راہ پر چل پڑے اسی کا نام صراط مستقیم ہے دونوں طرف خدا نے پہرے بٹھا رکھے ہیں اور وہ بیچ کی راہ پر گامزن ہونے پر مسلمان کو مجبور کر دیتا ہے پس دیکھیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا یہ ایک مزید فائدہ کیسا ہمیں حاصل ہوا

وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ان معنوں میں ایمان بعد میں آئے گا کہ جب یہ باتیں ہوں تو پھر حقیقت میں ایمان نصیب ہوتا ہے۔ ایمان ہو تو ان باتوں میں جلا پیدا ہوتی ہے۔ ان باتوں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے لیکن ایک اور فائدہ بھی تو ہے کہ جب آپ یہ باتیں کرتے ہیں تب آپ کو سمجھ آتی ہے کہ ایمان ہوتا کیا ہے تب ایمان کی ایک نئی حلاوت آپ کو نصیب ہوتی ہے ایسا امر بالمعروف کرنے والا جو خود نیکیوں پر قائم ہو ایسا بدیوں سے روکنے والا جو خود بدیوں سے عاری ہو وہ حقیقت میں ایمان کی لذت پاتا ہے اور ایمان کی حلاوت اسے نصیب ہوتی ہے۔

وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ فرمایا اہل کتاب کو کیا پتہ کہ نیکی ہوتی کیا ہے؟ جب تک ایمان نہ لائیں ان کو نیکی نہیں مل سکتی ان کو نیکی کا مزہ نہیں آسکتا پس دونوں باتوں کو لازم ملزوم کر دیا ایک طرف نیکی کے نتیجے میں ترقی یافتہ ایمان کی دولت عطا ہوتی ہے دوسری طرف ایمان سے خالی نیکیاں کرنے والوں کو بتایا جا رہا ہے کہ تمہیں پتہ ہی نہیں کہ نیکی ہوتی کیا ہے ایمان لاؤ گے تو نیکی کا پتہ چلے گا۔ یہ وہ نصیحت ہے جس کا آخری نکتہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایمان ہے اور ایمان کی طرف بلاتا ہے کیونکہ خَيْرَ اُمَّةٍ کہنے کے بعد ایمان لانے والوں کے متعلق خیرًا لھم فرما دیا۔ وہی لفظ خیر ہے جو دونوں جگہ استعمال ہوا ہے۔ پس اس پہلو سے میں جماعت کو بار بار نصیحت کر رہا ہوں کہ دعوت الی اللہ کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔

اس ضمن میں کچھ پہلے باتیں کہہ چکا ہوں وہ آج یاد دہانی کے لئے دہرانا چاہتا ہوں میں نے جلسے کے دنوں میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے تین مہینے تربیت پر خاص زور دیں یعنی جو نئے آنے والے ہیں ان کو سنبھالیں ان کو تعلیم دیں ان کی تربیت کریں، ان کو اعلیٰ اخلاق کے مضامین سمجھائیں اور ان پر عمل پیرا کرنے میں اُن کی مدد کریں۔

یہ وہ حصہ ہے جو اس دور سے تعلق رکھتا ہے جس میں اب میں خطبہ دے رہا ہوں ابھی تین مہینے نہیں ہوئے جلسے پر میں نے بات کی تھی اکتوبر کے آخر تک اس تربیتی دور کا وقت ہے اور ڈیڑھ مہینہ گزر چکا ہے اور جہاں تک میں جماعت کی رپورٹوں سے اندازہ لگا رہا ہوں میرے خیال میں بہت سی جماعتوں نے اس طرف توجہ نہیں دی۔

ایک طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری

تبلیغی کوششوں کو پھل لگنے کی ہوا

ایسی شان کے ساتھ چل پڑی ہے کہ کوششوں کا کہنا تو یونہی تکلف ہے۔ پھل ویسے ہی تیار ہوئے بیٹھے ہیں۔ اب تو درخت ہلا کر پھل اکٹھے کرنے والی بات رہ گئی ہے۔

اور دوسری طرف تربیت کے تقاضے پُورا کرنے کی جو ذمہ داری بڑھ رہی ہے میں سمجھتا ہوں ابھی ہم اس کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ پس بہت ہی اہم بات ہے کہ جو پھل اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے اُسے سنبھالیں جو بھی احمدی ہوتا ہے امیر کا کام ہے کہ جائزہ لے کہ وہ کسی کے سُپرد ہوا بھی ہے کہ نہیں کوئی اس سے مستقل تعلق رکھ بھی رہا ہے کہ نہیں کوئی نظر ڈال بھی رہا ہے کہ نہیں کہ احمدی ہونے کے بعد کہیں کھسکنا تو نہیں شروع ہو گیا یعنی غیروں کے اثر اور اُن کے دباؤ کے نیچے یا معاشرے کی قدرتی کشش کے نتیجے میں اس نے آہستہ آہستہ واپسی کا سفر تو نہیں کر لیا یہ ہو جایا کرتا ہے مگر آپ کو اس ضمن میں ہوشیار ہونا پڑے گا اگر نگرانی رکھیں اور ہوشیار رہیں۔ ہر نئے احمدی پر نظر ہو۔ پتہ ہو کہ کوئی پیار کرنے والا، کوئی محبت کرنے والا، کوئی اچھی نصیحت کرنے والا، کوئی نیک اعمال والا شخص یا خاندان ان کی نگرانی کر رہا ہے ان کو جذب کر رہا ہے تو پھر یہ اطمینان ہوگا کہ ہاں یہ کام صحیح خطوط پر چل پڑا ہے لیکن جس کثرت سے خدا کے فضل سے احمدی ہو رہے ہیں اسی کثرت سے جو تربیت کے تقاضے ہیں میں سمجھتا ہوں اس میں ابھی کمی ہے اسی لئے ساری دنیا کی جماعتوں کو میں اچھی طرح یاد دلاتا ہوں اور آئندہ پھر بھی یاد دلاتا رہوں گا کہ پہلے ان کو سنبھالیں اور ان کو سنبھالنے کی ایک ترکیب یہ ہے کہ ان کو مبلغ بنا دیں جیسے آپ جب دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں تو آپ کا نفس آپ کو نصیحت کرتا ہے اسی طرح جو نیا ایمان لانے والا ہے جب وہ دوسرے ساتھیوں کو ایمان کا پیغام پہنچاتا ہے تو وہی پیغام اُس کے اندر بھی مل رہا ہوتا ہے وہ اس کو پہلے سے بڑھ کر تقویت دے رہا ہوتا ہے جب غیر اس کے مقابل پر دلائل لاتا ہے تو وہ خود ڈھونڈتا ہے کہ جو مذہب میں نے اختیار کیا ہے اس کی تائید میں دلائل کیا ہیں اور اس طرح اس کا نفس تربیت شروع کر دیتا ہے۔

بار ہا میں نے آپ کو توجہ دلائی ہے کہ باہر کا مُربی بھی اچھا ہے لیکن جب نفس کے اندر مُربی پیدا ہو جائے تو اس کی کوئی مثال نہیں۔ پس ہر نفس میں مذکر بھی ہونا چاہیئے اور مزکّی بھی۔ نصیحت کرنے والا بھی ہونا چاہیئے اور پاک کرنے والا بھی۔

پس آپ اپنے تجربے سے جانتے ہیں اور یقین پر قائم ہیں کہ جب آپ دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں تو آپ درحقیقت اپنے آپ کو نصیحت کر رہے ہوتے ہیں پس اس ترکیب کو نئے آنے والوں پر استعمال کریں۔ اُن کو توجہ دلائیں کہ ہیں اور اپنے۔ جیسے احمدی لا کر دو ایک آئے ہو تو تم دس لے کے آؤ ان کو تبلیغ میں جھونک دیں جوں جوں وہ تبلیغ کریں گے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا ایمان ہی ترقی نہیں کرے گا ان کا علم بھی ترقی کرے گا۔ اور تزکیۂ نفس ہوتا چلا جائے گا ان کو غیر آپ کی طرف دھکیلیں گے بجائے اس کے کہ مرکز سے اُن کا سفر باہر کی طرف ہو باہر سے مرکزیت کی طرف سفر شروع ہو جائے گا کیونکہ مبلغ کو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مخالفت باہر کی طرف سے دھکیل کر اندر کی طرف لے کے جاتی ہے۔ پس وہ آپ سے زیادہ گہرا تعلق رکھنے پر مجبور ہوں گے بار بار آپ کے پاس آئیں گے آپ سے مسائل کا حل پُوچھیں گے اور اپنی تکلیفوں کا ذکر کریں گے اور اس پر جو صبر کی طاقت نصیب ہوگی وہ ان کے اندر ایک نئی طاقت عطا کرے گی کیونکہ صبر سے انسان کو بڑی طاقت نصیب ہوتی ہے۔ پس ایک طریق یہ ہے کہ ہر نئے آنے والے احمدی کو آپ پیار سے اپنے ساتھ چمٹا کر پھر بھیجیں کہ جاؤ تبلیغ کرو۔ یہ

یہ اس سے ملتا جلتا مضمون ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے اس سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سمجھایا کہ رب اَرِنِی کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی اے میرے اللہ! مجھے دکھا تو سہی کہ تو مُردے کیسے زندہ کرتا ہے مُراد یہ تھی کہ حضرت ابراہیمؑ کو یہ فرمایا گیا تھا کہ تُو نے ساری دُنیا کو زندگی عطا کرنی ہے اور یہ پیشگوئی اس بات میں شامل تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جنہوں نے سب دنیا کو زندہ کرنا ہے آپ کی نسل میں آپ کی دُعاؤں سے پیدا ہوں گے۔ اپنے ماحول میں گرد و پیش میں ہر جگہ آپ کو موت دکھائی دے رہی تھی۔ عرض کیا کہ اے خدا ایمان تو میں لایا ہوں کہ تو ضرور ایسا کرے گا لیکن دکھائی نہیں دے رہا۔ کچھ میری طمانیت کا بھی تو انتظام کر۔ مجھے بھی تو اطمینان نصیب ہو کہ ہاں اس طرح ہوگا اور ایسے ہوا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چار پرندے پکڑ و فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ اُن کو اپنے ساتھ مائل کر لو اپنے قریب لے آؤ اپنے ساتھ مانوس کر دو یہاں تک کہ تمہارا پیار اُن کے دل میں پیدا ہو جائے پھر اُن کو چاروں سمتوں میں مختلف پہاڑیوں پر چھوڑ دو پھر ان کو آواز دو، دیکھو کس طرح وہ کھنچتے ہوئے اڑتے ہوئے تمہاری طرف آتے ہیں۔

تو سعید رُوحوں کو بُلانے کے لئے یہی ڈھنگ ہے کہ پہلے آپ ان کو سینے سے لگائیں اور پھر

ان کو تبلیغ پر مامور کر دیں

جتنا تبلیغ کریں گے اتنا ہی وہ آپ کے زیادہ ہوتے چلے جائیں گے چاروں سمت دُنیا میں پھیل جائیں گے اور زندگی کا وہی پیغام دوسروں کو عطا کرنے لگ جائیں گے وہ زندگی جو آپ کی وساطت سے اُن کو عطا ہوئی ہے وہ غیروں کو عطا کریں گے اور رہیں گے ہمیشہ آپ کے غیر کے نہیں ہوں گے۔

کیسا عظیم نکتہ ہے جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیا کہ چاروں سمت میں پھیل جانے والے وجود تمہارے ہی رہیں گے غیروں کے نہیں ہو سکیں گے کیونکہ وہ تم سے زندگی پا کر لوگوں کو زندگی دینے کے لئے تو نکلے ہیں۔ یہ مضمون اس لئے اس میں شامل ہے کہ سوال ہی یہی تھا "رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی" اب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سوال گندم اور جواب جَو اللہ تعالیٰ سے جواب دینے والا اس کے جواب میں لازماً سوال پیش نظر رکھتا ہے۔ پس سوال تو یہ ہے کہ زندہ کیسے کرتا ہے؟ خدا فرماتا ہے پرندے پکڑو اپنے ساتھ مانوس کرو اور ان کو بھجوا دو۔ کس لئے بھجواؤ؟ زندگی کا پیغام بھجوانے کے لئے اور پھر جو تم سے زندگی پائیں گے وہ زندہ رہیں گے موت سے ٹکرائیں گے لیکن موت ان پر غالب نہیں آئے گی اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب تم اُن کو پکارو گے تو اُڑتے ہوئے تمہاری طرف چلے آئیں گے۔ پس ایسے پیغامبر دُنیا میں بھیجو جن کے ساتھ تمہارا پیار، تمہارا تعلق اُن کے ایمان کو تقویت عطا کر چکا ہو اُن کے ایمان کو مستقل بنا چکا ہو پھر ان سے تبلیغ کا کام لو پھر دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ ہر طرف زندگی عطا کرتا ہے اور مُردوں میں سے زندگی نکالتا ہے۔

یہ جو سلسلہ ہے یہ بڑے زور اور بڑی شان کے ساتھ افریقہ میں ظاہر ہو چکا ہے، چل پڑا ہے، تیز قدموں کے ساتھ رواں ہو چکا ہے اور دن بدن اس کی رفتار میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اور وسعتِ اثر میں بھی اضافہ ہو رہا ہے یورپ کو میں نے متوجہ کیا تھا کہ تم کیا انتظار کر رہے ہو تم بھی آگے بڑھو یہ بھی تو آخر انسان ہیں یہ بھی تو زندگی کے پیاسے ہیں زندگی کے محتاج ہیں امر بالمعروف کا ان کا بھی تو حق ہے نہی عن المنکر کے یہ بھی تو ضرورتمند ہیں لیکن کم لوگوں نے توجہ دی ہے مگر جنہوں نے توجہ دی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ثابت ہو گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر یہی تقاضا کر رہی ہے اب حالات بدل چکے ہیں اب انکار کے زمانے ماضی کا حصہ بن رہے ہیں اب مستقبل ہمیں یہ خوشخبری دے رہا ہے کہ دل آمادہ ہو چکے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر بڑی شان سے صادق آ رہا ہے کہ ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

میرا یوسف یعنی اسلام کی سچائی کا سُورج طلوع ہو رہا ہے مجھے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔ تم چاہے دیوانہ کہو ان اندھیروں میں خواہ تمہیں روشنی کی رمق دکھائی نہ دے مگر میں دیکھ رہا ہوں اور میں یوسف کے بدن کی خوشبو پا رہا ہوں۔

یہ دَور آچکا ہے اب حال ہی میں جرمنی میں جو جلسہ ہوا اس سے ایک مہینہ پہلے میں نے جرمن احمدیوں کو بیدار کیا اور متوجہ کیا میں نے کہا: میں نے تم سے ایک مہینے کے اندر اندر ایک ہزار یورپین احمدی مسلمان لینے ہیں اس پر وہ لوگ مجھے لکھ رہے تھے کہ آپ نے تو ہماری بُنیادیں ہلا دیں۔ ایک مہینے میں ایک ہزار؟ گزشتہ دس سال میں بھی ہزار نہیں ہوئے گزشتہ سو سال میں بھی ہزار جرمن یا یورپین باشندے مسلمان نہیں ہوئے تو انہوں نے کہا: آپ کیا باتیں کر رہے ہیں لیکن ایک یقین تھا چنانچہ حضوصیت سے بعضوں نے کہا کہ جب ہم نے جلسہ سالانہ (یو کے) پہ عالمی بیعت دیکھی تھی تو ایک بات کا یقین ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ جب آپ کے دل میں تحریک ڈالتا ہے تو خود ہی پورا کر دیتا ہے اس لئے اس یقین کے ساتھ ہم میدان میں کود پڑے اور اُن کو ہزار کہہ کر میرے دل میں یہ حرص اور بڑھ گئی۔ میں نے کہا اللہ میاں! ہزار تو میں نے کہا ہے لیکن چودہ صدیاں ہو گئیں ہیں اسلام کو چودہ سو یورپین تو دے تاکہ ہم یہ کہیں کہ ہر صدی کا ایک سو ملا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سولہ سو دے دیئے۔ اب یہ عجیب بات ہوئی ہے سارے جرمن احمدی حیران پریشان بیٹھے ہیں کہ یہ ہو کیا گیا ہے۔ جس کو ہم انہونی بات کہتے تھے وہ آنکھوں کے سامنے ہو گئی اور ہم نے دیکھ لیا

تو یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ؎

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے ؎ گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اسکا انتظار

خدا کی قسم! مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یُوسف کی خوشبو آرہی ہے وہ دن بدن قریب آرہا ہے آپ اُس کی طرف بڑھیں اس کے استقبال کی تیاری کریں اور جس طرح میں نے کہا ہے اپنا جو کچھ ہے ہمّت سے اس میدان میں جھونک دیں۔

یہ انگلستان کی جماعت کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے لیکن

سب دُنیا کی جماعتوں کے لئے چیلنج

ہے انگلستان کو میں نے اس لئے پہلے مخاطب کیا ہے کہ آپ میرے سامنے بیٹھے ہیں اور آپ کے سامنے ایک یُورپین ملک کی مثال ہے لیکن مجھے یہ نظر آ رہا ہے کہ اگر انگلستان بیدار نہ ہوا تو بیلجیئم بھی اُن کو پیچھے چھوڑ جائے گا۔ کیونکہ بیلجیئم والوں سے جتنی میں نے توقع رکھی تھی اس سے دُگنے سے زیادہ تو ابھی تک وہ بنا چکے ہیں اب جلسے سے پہلے جب اُن کو ایک ٹارگٹ دیا گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے پورا کیا اور اس سے زائد کیا جلسے کے کچھ دن کے بعد اب میں بیلجیئم گیا ہوں تو اتنے ہی اور احمدی بنا چکے تھے یہ کوئی فرضی باتیں نہیں ہیں میں اُن سے ملا ہوں ملاقاتوں پر آئے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور سمجھدار اور ہوشیار لوگ خوب اچھی طرح سمجھ کے ہوئے ہیں اور بڑے نیک ارادے رکھتے ہیں عزم صمیم کئے ہوئے ہیں کہ ہم اپنے اپنے دائرے میں اب ضرور احمدیت کو پھیلائیں گے۔

پھر دو نئے ملک ان کو عطا ہوئے دو نئی قوموں کے لوگ ان کو ملے ایک MACEDONIA (مقدونیہ) کا جزا تھا جہاں میرا خیال تھا کہ پہلے کوئی نہیں لیکن جرمنی میں جا کے پتہ چلا کہ میسے ڈونیا کے وہاں بھی خدا کے فضل سے احمدی ہوئے ہیں۔ پھر یوگوسلادیہ کی ایک اور ریاست مانٹینگرو (MONETENEGRO) کا ایک خاندان بھی وہاں احمدی ہوا ہے۔ اب یہ دو جگہیں ایسی ہیں جہاں اس سے پہلے ہماری پہنچ نہیں تھی لیکن اُن سے جب میں ملا ہوں تو میں بے حد متأثر ہوا۔ بڑے عظیم ارادے رکھتے ہیں انہوں نے مجھ سے مل کر کہا کہ آپ اب فکر نہ کریں اب ہماری قوم ہماری ذمہ داری ہے ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں ہم دُعائیں کر رہے ہیں آپ بھی ہمارے لئے دُعائیں کریں انشاء اللہ واپس جا کر ہم نے بڑی تیزی سے اپنی قوم میں پیغام پھیلانا ہے۔

تو یہ ہوائیں کسی انسان کے بس میں تو نہیں کہ وہ چلائے یہ تقدیرِ الٰہی ہے جو ہوا چلا رہی ہے اس ہوا کے رُخ پر چلنے کے لئے آپ سے کہہ رہا ہوں ہوا کے مخالف چلنے کے لئے تو نہیں کہہ رہا۔

پاکستان میں کیسے شدید حالات آپ نے دیکھے ہیں دن بدن علماء اور بعض دوسرے علماء جیسے جہلاء کی جماعت سے نفرتیں بڑھ رہی ہیں اور عناد جو ہے وہ قابو میں نہیں آرہا لیکن خدا تعالیٰ کے پیار کی ہوائیں عوام کے دل بدل رہی ہیں ان کے خیالات کی رو میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو رہی ہے جو ٹارگٹ پاکستان کو دیتے گئے تھے اُن کی میں تفصیل نہیں بتاتا کیونکہ موذی اس سے بہت تکلیف اُٹھائیں گے بہت آزار پہنچانے کا تو "پاکے دُکھ آرام دو" والوں میں سے ہیں اس لئے اس پر پردہ ہی رہنے دیا جائے تو اچھا ہے ورنہ بہت عذاب میں مبتلا ہوں گے ان کے لئے عذابِ الیم بن جائے گا کہ ان حالات میں جبکہ حکومت نے اور مولویوں نے مل کر ساری کوششیں کر لیں کہ لوگ احمدیت کو چھوڑ کر مرتد ہو جائیں لیکن خدا کے فضل سے جوق در جوق لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ پس خدا کی چلائی ہوئی ہوائیں ہیں ان کو روک کوئی نہیں سکتا۔ زور لگا کر دیکھ لیا اور لگا کر دیکھ لیں ان کی ہر کوشش ناکام اور نامراد ہو گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ہوائیں چل رہی ہیں یہ جھکڑ بن رہی ہیں یہ بڑے بڑے توانا دُوں کو اُکھیڑ پھینکیں گی ان کے قدم اُکھیڑ دیں گی یہ تو ایسی ہوائیں ہیں جو اگر شہروں کے خلاف چلیں تو شہروں کو ملیامیٹ کر دیتی ہیں۔ کسی کا اختیار کیا ہے کسی کی طاقت کیا ہے آپ کو ان ہواؤں کے رُخ پر چلنے کے لئے میں بلا رہا ہوں۔ ان کے ساتھ چلیں پھر اُن سے مزید طاقت پائیں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ انقلاب جس کو آپ پہلے دُور دیکھا کرتے تھے وہ کس تیزی سے آپ کی طرف بڑھتا ہے۔

پس وہ سب مجالس جو آج کسی نہ کسی رنگ میں اجتماع میں شامل ہو رہی ہیں اُن کو میرا یہی پیغام ہے کہ خیرِ اُمّت بن کر دکھائیں خیرِ اُمّت کی تعریف یہ ہے کہ وہ نیک کاموں کی طرف لوگوں کو بلائیں اور جب نیک کاموں کی طرف بلائیں تو خود نیک کام کریں بدیوں سے دُنیا کو روکیں اور جب بدیوں سے دُنیا کو روکیں تو خود بدیوں سے رُکنے کی کوشش کریں اور کوشش کریں کہ رفتہ رفتہ سب بدیاں اپنی ذات سے نوچ نوچ کر باہر پھینک دیں پھر وہ اس لائق ہو جائیں گے کہ ایمان کی تعلیم دیں۔

جو انسان نیکی پر قائم ہو جائے اور بدیوں سے پاک ہو رہا ہو سچا ایمان تو اسی کو نصیب ہوتا ہے اور وہی ہے جو ایمان کی طرف بلانے کی اہلیت اختیار کر جاتا ہے۔ دیکھیں قرآن کریم کی آیات میں کس طرح تطابق ہے کتنے گہرے رشتے ہیں فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا۔ یہی مضمون ہے جو بیان ہو رہا ہے خدا کی طرف بلانے والے سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے اس سے زیادہ حسین بلاوا اور کس کی طرف ہو سکتا ہے مگر وہی بلاوا حسین ہو گا جہاں بلانے والے کا عمل اس کی تائید کرتا ہو عمل بھی اچھا ہو یہاں بلاوے کو بعد میں رکھا ہے عمل کو پہلے رکھا ہے فرمایا امر بالمعروف کرو، اچھے کام کرو، بدیوں سے روکو۔ خود بدیوں سے رُک جاؤ پھر ایمان لاؤ اور پھر دُنیا کو یہ پیغام دو کہ کاش تم ایمان لے آتے تو تمہارے لئے بہتر ہوتا آؤ اور ایمان والوں میں شامل ہو جاؤ۔ پس اس کام کو فضیلت دیں، اولیت دیں۔ تین مہینوں میں سے جو عرصہ باقی ہے اس میں نومبایعین کو اپنے سینے سے لگائیں ان کو پیار دیں ان کو حضرت ابراہیم کی طرح اپنے ایمان کی گرمی سے زندہ کریں اور طاقت بخشیں اور پھر ان کو آمادہ کریں کہ وہ دُنیا میں نکل جائیں ان کو بتائیں کہ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ سچی زندگی پانے والوں کو موت سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا جو رُوحانی طور پر زندگی پا جاتے ہیں وہ چاہے شمال میں جائیں یا جنوب میں جائیں، مشرق میں جائیں یا مغرب میں جائیں وہ غالب بن کر جاتے ہیں غالب بن کر رہتے ہیں وہ موت سے ڈرتے نہیں ہیں بلکہ مُردوں کو زندہ کرنے والے بن جاتے ہیں پھر ایسے لوگوں کو بار بار اپنی طرف واپس بلاؤ اور اُن کو پھر پیار دو تاکہ ان کے اندر مزید تقویت ہو اور تمہارا ایمان بھی مزید طاقت پائے یہ سلسلہ جاری کر دو تو دیکھو دیکھتے دیکھتے کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا کا جو قبرستان ہے یہ زندگی کی آماجگاہ بن جائے گا۔ آپ قبرستان میں کب تک اکیلے جئیں گے۔ وہ کام کر کے دکھائیں جو خدا کے انبیاء کرتے ہیں صدیوں کے مُردے قبریں پھاڑ کر باہر نکلتے ہیں اور الٰہی رنگ اختیار کرتے جاتے ہیں۔ پس خدا کرے کہ ہمیں اس کی توفیق ہو۔ تمام دُنیا میں خصوصیت سے اجتماع والوں کو بالعموم ساری جماعت کو یہی میری نصیحت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ:۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ خطبہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے (ادارہ)

مجلس انصار اللہ یو کے کا گیارھواں کامیاب سالانہ اجتماع

★ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز نصائح اور مجلس عرفان
★ دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات ★ علماء سلسلہ کی تقاریر!

از:- مکرم منصور احمد صاحب بی۔ٹی آف لندن

پہلا روز (جمعۃ المبارک ۱۷ ستمبر ۹۳ء)

شام ۷ بجے زیر صدارت مکرم و محترم محمد اسلم صاحب جاوید صدر مجلس انصار اللہ یو۔کے افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ حضور اقدس نے مکرم محترم آفتاب احمد خانصاحب امیر جماعت احمدیہ یو۔کے کو اپنا ذاتی نمائندہ مقرر فرما کر ارشاد فرمایا کہ وہ مجلس انصار اللہ میں حضور اقدس کی نمائندگی کریں۔

اوّل تلاوت قرآن پاک اور پھر صدر مجلس کی قیادت میں عہد نامہ دُہرایا گیا۔ بعد ازاں دُرِّثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ اور بابرکت کلام خوش الحانی سے پڑھا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر کا آغاز حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ حضور اقدس نے انہیں اپنا ذاتی نمائندہ بنا کر جو اعزاز بخشا ہے سے کیا۔ بعد ازاں انہوں نے انصار اللہ یو۔کے کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے "تربیت اولاد" اور پُر سکون ازدواجی زندگی کی برکات پر مؤثر انداز میں نصائح فرمائیں۔

بعد ازاں مغرب و عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ اور عشائیہ کے بعد ایک پُر لطف مجلس سوال و جواب زیر صدارت مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن منعقد ہوئی۔ مکرم موصوف کی معاونت میں مکرم عبدالکریم صاحب شرما۔ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر اور مکرم محمد الیاس خانصاحب تشریف فرما تھے۔ چنانچہ یہ دلچسپ مجلس ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور رات ساڑھے دس بجے اجتماع کا پہلا روز اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا روز (ہفتہ ۱۸ ستمبر ۹۳ء)

نماز تہجد و فجر با جماعت کے ساتھ آغاز ہوا۔ جو ہمارے واجب الاحترام بزرگ حضرت محمد عثمان صاحب چینی نے پڑھائی۔ بعد میں درس القرآن مکرم محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے دیا اور مکرم منیر الدین صاحب شمس نے حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) بیان فرمائی اور اُس کی عمدہ تفسیر بیان کی۔

صبح کی سیر اور نظام قدرت کا مطالعہ (Study of Nature) بھی اجتماع کا حصہ تھا۔ اور انصار سے یہ توقع کی جارہی تھی کہ وہ اپنے تأثرات قلمبند کریں۔ جس پر انصار نے لبیک کہتے ہوئے ذوق و شوق سے حصہ لیا اور نہ صرف حصہ لیا بلکہ بعض دلچسپ مضامین سپردِ قرطاس کئے گئے۔

صبح نو بجے کھیلوں کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔ جس میں پیغام رسانی ۱۰۰ میٹر کی دوڑ۔ گولہ پھینکنا۔ رسہ کشی۔ میوزیکل چیئرز اور والی بال شامل تھے۔ ARM WRESLING. ایک نیا مقابلہ اس اجتماع میں شامل کیا گیا۔ انصار نے نہایت ذوق سے ان کھیلوں میں حصہ لیا۔ اور جو انصار کھیل میں حصہ نہ لے سکتے تھے انہوں نے اپنی اپنی ٹیموں کو بھرپور داد دی۔ اور اس طرح یہ سلسلہ نماز ظہر و عصر تک نہایت جوش و خروش سے جاری رہا۔ نمازوں کے معاً بعد تعلیمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ جس میں تلاوت قرآن پاک۔ نظم۔ فی البدیہہ تقاریر اور تحریری علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ یہ سلسلہ شام کے چار بجے تک جاری رہا۔

سہ پہر چار بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ انتظامیہ انصار اللہ یو کے کی دعوت پر جماعت احمدیہ کے دو معزز اور عالی مرتبہ علماء یعنی مکرم محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق اور مکرم محترم عطاء المجیب صاحب راشد تشریف لائے ہوئے تھے۔ تلاوتِ قرآن پاک اور منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد صدر مجلس نے مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق کو دعوت دی کہ وہ تشریف لائیں اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابناک سیرت پر اپنے خیالات سے مستفیذ فرمائیں۔ مکرم و محترم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے "عفو" کے پہلو پر ایک بصیرت افروز تقریر کی۔

بعد ازاں امام مسجد فضل لندن مکرم راشد صاحب نے ایک پُر جوش اور پُر ولولہ تقریر فرمائی۔ تقریر کا عنوان تھا "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے کسی ایک پہلو پر روشنی" چنانچہ مکرم راشد صاحب نے سیرت مسیح دوراں میں سے "پیغام حق" (تبلیغ) پہنچانے کے جس احسن اور خوبصورت انداز کو حضور اقدس نے پسند فرمایا۔ اُسے بیان کیا۔

بعد ازاں شام کے ساڑھے چھ بجے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خدام میں تشریف فرما ہوئے۔ اور فوراً ہی ارشاد فرمایا کہ آپ میں سے

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۵ پر)

قادیان دارالامان میں

مجلس انصار اللہ بھارت کے چودھویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

★ نمائندگان مجالس کی شرکت ★ علمی و ورزشی مقابلہ جات ★ دینی و روحانی مجالس سے پُر لیل و نہار

از:- منتظم شعبہ رپورٹنگ مجلس انصار اللہ بھارت

الحمد للہ مجلس انصار اللہ بھارت کا چودھواں سالانہ اجتماع ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۹۳ء کو اپنی شاندار روایات دینیہ و روحانی ماحول میں کامیابی کے ساتھ مدرسہ احمدیہ قادیان کے صحن میں انعقاد پذیر ہوا۔ انتظامی اُمور کو باحسن بجا لانے کے لئے محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے درج ذیل ممبران پر مشتمل اجتماع کمیٹی تشکیل فرمائی۔

مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب نائب صدر صف اوّل :- صدر اجتماع کمیٹی
مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل ممبر
〃 سید تنویر احمد صاحب ممبر
〃 سید شہامت علی صاحب ممبر
مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی ممبر
〃 مولوی فیض احمد صاحب ممبر
〃 〃 منیر احمد صاحب خادم اعزازی ممبر
〃 〃 خورشید احمد صاحب انور 〃 〃

ممبران کمیٹی ہذا نے متعدد میٹنگوں اور دن رات کی محنت سے مفوضہ اُمور سر انجام دیئے۔ اجتماع گاہ کی تیاری ایک روز قبل ہی شروع کر دی گئی پنڈال کو دیدہ زیب شامیانے اور بینرز سے مزین کیا گیا۔

پہلا روز افتتاحی اجلاس

اجتماع کے پروگرام نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہی شروع ہوئے۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا محمد عمر علی صاحب نے نماز کی ضرورت و افادیت پر آیات قرآنیہ کے تحت روشنی ڈالی۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے احادیث نبویہ اور مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل نے ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیا۔

افتتاحی تقریب ساڑھے نو بجے منعقد ہوئی سب سے پہلے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے لوائے مجلس انصار اللہ کی پرچم کشائی کی۔ بعدہٗ موصوف کی ہی صدارت میں بقیہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید کے بعد صدر اجلاس

نے عہد دُہرایا اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ نظم خوانی کے بعد صدر اجلاس نے بانیٔ مجلس انصار اللہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے سابقہ پیغامات و ارشادات کے اقتباس پیش کئے ازاں بعد مجلس انصار اللہ بھارت کی سالانہ رپورٹ کارگزاری سال ۹۳-۱۹۹۲ء محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے پڑھ کر سنائی۔

افتتاحی خطاب میں محترم صدر مجلس نے اجتماع کے انعقاد پر خدا تعالےٰ کا شکر بجالاتے ہوئے بتایا کہ ایسے اجتماعات قوموں کے لئے بہت ضروری ہوتے ہیں۔ مرکز میں بار بار آنے سے زندگی کی روح حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر مجلس کا نمائندہ ضرور یہاں آنا چاہیئے۔ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے عہد میں مذکورہ اُمور کی طرف توجہ دلانے کے بعد اجتماعی دُعا کرائی۔ بعدہٗ مکرم محمد منصور احمد صاحب آف حیدرآباد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سُنایا۔ جس کے بعد مکرم عبدالحق صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین" مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہمدردیٔ خلق اللہ" اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج بنگال نے "دعوۃ اِلی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں" عنوان پر دلنشین انداز میں تقاریر کیں۔ اسی دوران مکرم نذیر احمد صاحب شیلر درویش قادیان نے نظم پڑھی۔

اجلاس کے آخر پر نمائندگان مجالس مکرم ظفر عالم خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کانپور، مکرم محمد عبدالعظیم صاحب ناظم انصار اللہ عثمان آباد، مکرم نثار احمد صاحب زعیم انصار اللہ بنگلور، مکرم انوار محمد صاحب ناظم انصار اللہ یوپی نے اپنی مساعی پر ایمان افروز تقاریر کیں۔ اس کے ساتھ ہی نماز اور کھانے کے لئے وقفہ دیا گیا۔

دوسرا اجلاس

ٹھیک اڑھائی بجے دوسری نشست کا آغاز زیر صدارت مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید ہوا۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ کی تلاوت اور مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش قادیان کی نظم خوانی کے بعد "نومبائعین کی تربیت" پر ایک دلچسپ مذاکرہ ہوا جس میں مکرم بدرالدین صاحب عامل اور مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے دلنشین انداز میں تقاریر کیں اور تربیت کے تعلق سے نیک عملی نمونہ، تبلیغ اور دُعا کے طریق اختیار کرنے پر زور دیا ازاں بعد سامعین میں سے مکرم فیروز الدین صاحب انور زعیم انصار اللہ کلکتہ، مکرم عبدالعظیم صاحب عثمان آباد، مکرم نثار احمد صاحب بنگلور اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے اس موضوع پر اظہار خیال فرمایا۔ صدارتی خطاب کے بعد حُسن قرأت اور نظم خوانی کے مقابلے ہوئے جس میں صدارت کے فرائض مکرم ظفر عالم خانصاحب کانپور نے سر انجام دیئے۔ اس کے ساتھ ہی دوسری نشست اختتام پذیر ہوئی۔

مجلس شوریٰ

مجلس انصار اللہ بھارت کی مجلس شوریٰ بعد نماز مغرب و عشاء اجتماع گاہ میں ہی منعقد ہوئی جس کی صدارت محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے فرمائی شوریٰ میں مجلس عاملہ بھارت و نمائندگان مجالس بھارت نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر نو احمدیوں کی تربیت مجالس کے نظام کو فعال بنانے بجٹ برائے سال ۹۴-۱۹۹۳ء اور گیسٹ ہاؤس کے سلسلہ میں اُمور زیر غور آئے اس سلسلہ میں ملنے والے مفید مشوروں اور تجاویز کو ریکارڈ کیا گیا۔ یہ خصوصی اجلاس رات ۱۰ بجے اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا روز

اس روز بھی حسب سابق نماز تہجد کی ادائیگی سے پروگرام ہوئے۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور نے قرآن مجید، مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے حدیث اور مکرم مولوی بشارت احمد حیدر صاحب نے ملفوظات کا درس دیا۔ دونوں روز بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دُعا کے بعد تلاوت قرآن مجید کے لئے وقفہ دیا گیا۔

ٹھیک ۷ بجے اجتماع گاہ میں مشاہدہ و معائنہ کا مقابلہ ہوا۔ بچوں کا دینی معیار بڑھانے اور ان میں ذوق پیدا کرنے کیلئے ہر سال اجتماع کے موقعہ پر اطفال الاحمدیہ کا ایک علمی مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ امسال بھی مسجد مبارک میں یہ مقابلہ کرایا گیا جس میں عزیز شیخ مبارک احمد قادیان نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ بارک اللہ لہٗ۔

تیسرا اجلاس

پروگرام کے مطابق تیسرا اجلاس ٹھیک ۹ بجے مکرم جمیل احمد صاحب ناصر قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل۔ مکرم قاضی عبدالحمید صاحب درویش قادیان نے نہایت دلچسپ انداز میں تقاریر کیں جب کہ مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ نے قبولیت دُعا پر ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ دوران اجلاس مکرم محمد ظفر عالم خان صاحب آف کانپور نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔

چوتھا اجلاس

یہ اجلاس محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی صدارت میں ۲-۴۵ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ و ایڈیٹر بدر نے علمی و دینی سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے یہ مجلس انتہائی معلوماتی اور دلچسپ رہی۔ صدارتی خطاب میں صدر محترم نے ضروری اُمور کی طرف مجلس انصار اللہ کو توجہ دلائی۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کی کارروائی بعد نماز مغرب و عشاء ساڑھے ۷ بجے شب محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس کی تلاوت کے بعد صدر محترم نے عہد دُہرایا۔ اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ ازاں بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ آخر پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

صدر محترم نے اجتماع کے انعقاد پر خدا تعالےٰ کا شکر بجالاتے ہوئے اجتماع میں حاضر ہونے والے جملہ احباب بالخصوص نمائندگان مجالس کو مبارکباد دی اور اجتماع کے پروگراموں کو سرانجام دینے والے منتظمین و معاونین کے لئے دُعا کرائی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ رات نو بجے یہ بابرکت اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کے دونوں روز احمدیہ گراؤنڈ میں مجلس انصار اللہ کے ورزشی مقابلے اور تفریحی کھیلیں بھی ہوئیں۔ اسی طرح بُک سٹال بھی لگایا گیا جس سے احباب جماعت نے بھرپور استفادہ کیا۔

دوسرے روز ۱۲ بجے جملہ انصار اور مہمانان کرام نے انصار اللہ کے نئے تعمیر ہونے والے گیسٹ ہاؤس کی جگہ کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر صدر مجلس نے اجتماعی دُعا کرائی۔ آخر پر جملہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ یاد رہے کہ اس کے سنگ بنیاد کی تقریب ۲۹-۹-۹۳ کو منعقد ہوئی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا۔

اس اجتماع میں شرکت کے لئے مجالس انصار اللہ حیدر آباد۔ جنتہ کنٹہ۔ بانسرا۔ کلکتہ۔ ظہیر آباد۔ مونگھیر۔ بلگام۔ عثمان آباد۔ سکندر آباد۔ پینگاڈی۔ کینانور۔ کوٹمار۔ دہلی۔ کانپور۔ بنگلور۔ راٹھ۔ بھدرواہ۔ کوریل۔ موسی بنی مائنز۔ مین پوری۔ سہارنپور۔ اور میادر کے ۳۳ نمائندگان سفر کی صعوبتوں اور بہت سے اُمور کا حرج کرکے تشریف لائے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اجتماع کی برکات سے نوازے اور بہترین جزاء عطا فرمائے۔

اللہ تعالےٰ اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہماری حقیر مساعی کو قبول فرماتے ہوئے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین اللّٰھم آمین ؎

کتاب "کراماتُ الصادقین"

جلد ۷ میں ہے!

برہ پورہ۔ بھاگلپور کے ایک دوست مکرم فیروز الدین صاحب نے توجہ دلائی کہ روحانی خزائن مطبوعہ لندن کے ۲۳ جلدوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کراماتُ الصادقین" نہیں ہے جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ جلد ۷ میں دوسرے نمبر پر یہ کتاب موجود ہے۔ شاید ہوم ٹائیٹل اور سب ٹائیٹل پر اس کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ یہ جلد "تحفہ بغداد"۔ "کرامات الصادقین" اور "حمامۃ البشریٰ" تین کتب پر مشتمل ہے۔ احباب مطلع رہیں ؎

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قسط نمبر ۴ آخری

اصحٰب الکہف والرقیم

گزشتہ حالات اور آئندہ کی پیشگوئیاں

از پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب وکیل التعلیم ربوہ

خاکسار کا درج ذیل مضمون اصحاب الکہف والرقیم کے حالات و واقعات کو سمجھنے کے لئے ایک علمی کاوش کے طور پر ہے ضروری نہیں کہ ہر بات میں نتیجہ قطعی طور پر وہی درست ہو جو اس مضمون میں بیان کیا گیا ہے۔

(خاکسار۔ پروفیسر بشارت الرحمٰن۔ ربوہ)

گزشتہ قسط کی حدیث میں یہ جو بیان فرمایا کہ

فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ

یعنی اللہ کے بندوں کو طور کی پناہ میں لے چل۔

عربی زبان میں الطّور کے معنے ایک پہاڑی یا کئی پہاڑیوں کے کئے جا سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث کے یہ معنے فرمائے ہیں۔

"جب مسیح موعود و مہدی معہود کے زمانہ میں اسلام دشمنوں کے نرغے میں آجائے گا یعنی ایک محاصرے کی سی کیفیت پیدا ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ مسیح موعودؑ کو وحی کرے گا کہ تم اور تمہارے ساتھی اللہ تعالیٰ کے کوہ طور پر ظاہر ہونے والے جلوے یعنی چمکتے ہوئے نشان آسمانی کی پناہ میں آجاؤ اور یہی کیفیت تمہیں دشمنوں کے شر سے بچائے گی۔

(تفسیر سورۃ کہف حضرت مسیح موعودؑ)

اور حقیقت یہی ہے کہ یہی معنی اولیٰ و اعلیٰ مقدم ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا کلام ذو المعانی بھی ہوتا ہے کئی کئی رنگ میں پورا ہوتا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں جب مسیح موعودؑ کی جماعت ایک محاصرے کی کیفیت میں آگئی تو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کے موعود خلیفہ مصلح موعودؓ جو حسن و احسان میں الہام الٰہی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر تھے کی اللہ تعالیٰ نے الہام الٰہی سے اس طرح راہنمائی فرمائی کہ اس محاصرے کی کیفیت سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو پہاڑیوں کی پناہ میں لے چلوں۔

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کو اللہ کی طرف سے کشف میں جماعت احمدیہ کے نئے مرکز کا نقشہ دکھایا گیا کہ وہاں پہاڑیاں ہوں گی لیکن پہاڑوں کے باوجود میدان کی صورت بھی ہو گی۔

سو دیکھ لیں کہ حدیث نبوی کس طرح ظاہری طور پر بھی پوری ہوئی کہ جماعت احمدیہ کو اس محاصرے کی کیفیت سے اس طرح نکالا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے نتیجہ میں پہاڑیوں کی پناہ گاہ میں لا بسایا گیا اور یہی نیا مرکز جس کا نام "ربوہ" رکھا گیا۔ قرآن کریم کی اس پیشگوئی کو بھی پورا کرتا تھا کہ

فَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ ۝

یعنی ہم نے مسیح اور اس کی والدہ کو کچھ تکالیف سہہ لینے کے بعد ایک اونچی زمین پر پناہ دی جو ان کے لئے ایک قرارگاہ ثابت ہوئی اور جس میں بہنے والے پانیوں کے چشمے بھی جاری ہوئے۔ مسیح ناصری علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ علیہما السلام کے سلسلے میں یہ آیت کریمہ کشمیر کی طرف اشارہ کرتی ہے لیکن یہ آئندہ کی پیشگوئی بھی ہے کہ آئندہ زمانے میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ رونما ہو گا کہ ایک مسیحی نفس انسان اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ ایک اونچی جگہ پر پناہ دیا جائے گا اور وہاں بہتے ہوئے پانیوں کی رو بھی چلیں گی۔ تو دیکھ لیں کہ کس طرح مسیح موعودؑ کے موعود خلیفہ جو خود بھی بمطابق الہام الٰہی مسیحی نفس تھے اور آپ کی والدہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۴۷ء کے پُر آشوب زمانے کے بعد ایک ایسی جگہ پر پناہ دی جو اپنے ارد گرد کے بقیہ علاقے سے نسبتاً اونچی تھی پہلے تو وہاں پر ایک قطرہ بھی نہیں ملتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس جگہ پر بہنے والے پانیوں کی روئیں بھی جاری کر دیں۔ اور ۱۹۶۳ء میں حکومت کی طرف سے پینے کا پانی فراہم کرنے کے لئے واٹر ورکس بھی بنا دیا گیا۔

تحدیث بالنعمت کے طور پر راقم الحروف بیان کرتا ہے کہ اس واٹر ورکس کے بنوانے کی توفیق خاکسار راقم الحروف کو ملی۔ چونکہ اس وقت ۱۹۶۲ء میں خاکسار ہی ٹاؤن کمیٹی ربوہ کا چیئرمین تھا اور خاکسار کی چیئرمینی کے زمانے میں ہی یہ کام مکمل ہوا تھا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

پس یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی مقام ربوہ کو جماعت احمدیہ کے لئے "طور" کہف کے چنا۔ جس کی پیشگوئی سورۃ کہف میں موجود ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے الفاظ مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین کی اس کہف پر بھی پورے اترتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لیں کہ سورۃ کہف کی آیت نمبر ۱۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا ۝

(الکہف: ۱۸)

جہاں تک گزشتہ اصحاب کہف کا تعلق ہے یعنی مسیح ناصری کے متبعین کا۔ اس آیت کریمہ کو ان کے کہف کے محل وقوع پر چسپاں کر کے دکھایا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں الفاظ ایسے رکھے ہیں جو مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کہف" یعنی "ربوہ" پر بھی پورے اترتے ہیں۔

چنانچہ دیکھ لیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے مخاطب! تو سورج کو دیکھتا ہے کہ جب وہ چڑھتا ہے تو ان کی وسیع جائے پناہ سے دائیں طرف کو ہٹ کر گزرتا ہے اور جب وہ ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف کو ہٹ کر گزرتا ہے اور وہ اس جائے پناہ کے اندر ایک فراخ جگہ میں رہتے ہیں۔ یہ امر تو ظاہر و باہر ہے کہ جماعت احمدیہ کی اس پناہ گاہ کا مرکزی حصہ وہی ہے جہاں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر اور امام جماعت کی رہائش گاہ اور ان کا دفتر اور ہسپتال واقع ہے اور قرآن کریم کے الفاظ ربوہ کے اس حصہ پر لفظاً پورے ہوتے ہیں۔ ہر صبح جب سورج پہاڑیوں کے پیچھے سے طلوع کرتا ہے تو ان کے دائیں طرف سے گزرتا ہے اور شام کو بائیں طرف ہو کر غروب ہو جاتا ہے۔ وَھُمْ فِیْ فَجْوَۃٍ مِّنْہُ۔ یعنی وہ اس جائے پناہ کے اندر ایک فراخ جگہ میں رہتے ہیں۔ یعنی یہ نہ سمجھ لینا کہ آنے والے اصحاب کہف کو کسی گڑھے کے اندر اکٹھا ہونا پڑے گا۔ بلکہ وہ ایک وسیع و عریض میدان میں اور فراخ جگہ میں رہیں گے۔ ایک بڑا ہسپتال بنائیں گے۔ تعلیمی ادارے بنائیں گے۔ رہنے کے لئے کوٹھیاں بنائیں گے۔ یعنی باوجود ارد گرد کی پہاڑیوں کے

وہ ایک وسیع میدان میں رہیں گے۔ اور یہی وہ بات ہے جو حضرت مصلح موعودؓ کو ۱۹۴۱ء کے کشف میں بتائی گئی تھی کہ جماعت احمدیہ کا نیا مرکز ایسی جگہ پر ہوگا کہ باوجود پہاڑیوں کے میدان کی صورت بھی پیدا ہوگی۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ آگے بیان فرماتا ہے کہ یہ صرف گذشتہ اصحاب کہف کا قصہ بیان نہیں ہو رہا بلکہ

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا

(الکہف: ۱۸)

یعنی یہ نہ سمجھ لینا کہ یہ صرف کوئی گذشتہ قصہ بیان ہو رہا ہے بلکہ اصحاب کہف کی "کہف" کے محل وقوع کا یہ بیان اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے جو آئندہ زمانے میں پورا ہوگا جو سعید طبع لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوگا مگر یہی سعید طبع لوگ ہدایت پائیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ ہدایت کا رستہ دکھائے گا۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ اس کی شامت اعمال کی وجہ سے گمراہ قرار دیدے تو اس کا تو کبھی دوست اور راہنما نہیں پائے گا۔ یعنی ایسے لوگ زمانے کی ٹھوکریں کھا کر ہی ہلاک ہو جایا کرتے ہیں۔ اگلی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ

(الکہف: ۱۹)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اے مخاطب تو انہیں بیدار سمجھتا ہے حالانکہ وہ سو رہے ہیں۔ اور ہم انہیں دائیں طرف بھی پھرائیں گے اور بائیں طرف (بھی) اور ان کا کتا (بھی ان کے ساتھ) صحن میں ہاتھ پھیلائے (موجود) رہے گا۔

گذشتہ اصحاب کے سلسلہ میں اس آیت کے یہ معنی ہونگے کہ نزول قرآن کے وقت ایشیا اور یورپ کے شمالی علاقوں میں رہنے والی یہ مسیحی اقوام ایک لحاظ سے سوئی ہوئی تھیں لیکن ایک زمانے کے بعد ان میں بیداری پیدا ہوگی اور یہ اقوام جن کی ابتداء اصحاب الکہف سے ہوئی تھی تمام دنیا میں پھیل جائیں گی اور یہ لوگ اپنے گھروں کی حفاظت کے لئے کتے رکھیں گے۔ آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والے اصحاب الکہف کے سلسلے میں اس آیت کی یہ تشریح ہوگی کہ جب مسیح محمدی کے متبعین اس وسیع پناہ گاہ میں پناہ لیں گے تو دنیا کے لوگ ان کو بیدار اور فعال سمجھ رہے ہوں گے لیکن وہ اپنی آئندہ والی ترقی کے مقابلہ میں ایک قسم کی نیند کی کیفیت میں ہوں گے۔ جب ان کی بیداری اور ترقی کا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کہف سے نکال کر ان کو دائیں بائیں دنیا میں پھیلا دے گا

آئندہ والی اصحاب کہف کی اپنی وسیع پناہ گاہ میں قیام کرنے کا زمانہ اور مدت

جہاں تک گذشتہ اصحاب کہف کا تعلق ہے اس آیت کی پوری تشریح کی جا چکی ہے اور مفسرین زمانہ سلف نے بھی اس آیت سے ۳۰۹ سال مراد لئے ہیں جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے تین سو سال کے بعد قیصر روم جو عیسائیت کا مخالف تھا اور ان پر پابندیاں لگاتا جاتا تھا تخت سے دستبردار ہو کر جنگلوں میں غائب ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بھتیجا قسطنطین اعظم قیصر روم بنا جس نے نو سال کے بعد خود عیسائیت کے قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

جہاں تک مسیح محمدی کے متبعین کا ذکر ہے اس آیت میں ان کے اس جماعتی پروگرام کو بیان کر دیا گیا ہے جس نے ان کی اس وسیع پناہ گاہ میں جاری ہونا تھا اور جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ کے معنے تین سو مہینے بھی کیا ہے اور وہ اس طرح کہ آیت کا ترجمہ اس طرح بنے گا کہ آنے والے اصحاب کہف اپنی وسیع پناہ گاہ میں ۳۰۰ ادوار مکمل کریں گے (یعنی چاند کے ادوار مراد مہینے) جو چھ سال بن گئے اس سورت میں "سنین" کے کلمے کو ثلاث مائۃ کا بدل قرار دیا جا سکتا ہے اور معنی یہ ہوں گے کہ وہ اپنی اس وسیع پناہ گاہ میں ۳۰۰ مہینے یعنی ۲۵ سال رہیں گے۔ اور پھر اس مدت پر نو سال کا اضافہ۔

اب دیکھیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح ثانیؓ ستمبر ۱۹۴۹ء میں ربوہ میں آکر آباد ہوئے رہائش پذیر ہوئے اور اس وقت سے کہف کے زمانے کی ابتداء قرار دی جائے گی جب امام جماعت احمدیہ نے اس کہف میں رہائش اختیار کی۔ اس کے ٹھیک ۲۵ سال بعد یعنی ستمبر ۱۹۷۴ء میں حکومت کی طرف سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا اور خلافت احمدیہ کے کام میں بہت ساری رکاوٹیں ڈال دی گئیں اور اس پناہ گاہ میں خلافت احمدیہ کے اس مرکز ربوہ میں آزادانہ کام کرنے کا زمانہ ختم ہو گیا پھر بھی مزید ۹ سال تک باوجود ان تمام رکاوٹوں اور مخالفتوں کے خلافت احمدیہ نے ۹ سال مزید اس مرکز میں گزار دیئے اور قریباً ۹ سال کے بعد اپریل ۱۹۸۴ء میں حضرت امام جماعت کو اپنی اس کہف سے ہجرت کرنا پڑی سو دیکھا کیسے کہ آنے والے واقعات ہو بہو من وعن چسپاں ہوتے ہیں گویا اس مختصر سی آیت میں ستمبر ۱۹۴۹ء سے لیکر اپریل ۱۹۸۴ء تک جماعت احمدیہ کی تاریخ بیان کر دی گئی ہے۔

عالمی اردو تحریری مقابلہ کی تاریخ ۱۵ دسمبر تک بڑھا دی گئی ہے

● عالمی اردو مضمون نگاری کے تحریری انعامی مقابلہ کا اعلان بدر مجریہ ۱۹ ستمبر ۹۳ء و صفحہ ۱۵ میں شائع ہوا ہے بعض وجوہات کی بنا پر اس کی تاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۳ء سے بڑھا کر ۱۵ دسمبر ۹۳ء کر دی گئی ہے۔ دیگر شرائط حسب سابق ہیں۔ قارئین بدر اور مضمون نگار حضرات نوٹ فرما لیں

مہتاب علی امروہی (صدر امروہہ پنرکار ایسوسی ایشن رجسٹرڈ)
۱۴۷ - دربار کلاں امروہہ یوپی)

تصحیح

(۱) بدر مجریہ ۱۲ اگست ۱۹۹۳ء صفحہ ۹ میں "مباہلہ کا عظیم نتیجہ" نظم شائع ہوئی ہے اس کے پہلے شعر میں وکل ھا نبیہ میں قبیل سیلوا چھوٹ گیا ہے اصل عبارت یوں ہے۔ وَكُلَّ مَا قَبْلَ ... اسی طرح گیارھویں شعر میں "اَنْبَاءُ غَيْبِكَ هُوَ الْاَمْرُ بِتِبْيَانٍ" میں ھو کی بجائے فقد پڑھا جائے۔

درخواست دعا

● مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ و مغربی بنگال کی اہلیہ صاحبہ کا دایاں بازو اور پاؤں فالج کا حملہ ہونے کی وجہ سے بہت متاثر ہو گئے ہیں۔

احباب کرام سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے آپ آل بنگال لجنہ اماء اللہ کی صدر بھی ہیں

(محمد فیروز الدین انور کلکتہ)

● برادرم عزیزم کے رفیق کی بیٹھ کا ایک اپریشن گلبرگہ گورنمنٹ ہسپتال میں ہوا ہے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (کے شفیق کیرلہ)

● میری والدہ اہلیہ مکرم چوہدری سعد احمد صاحب مرحوم درویش کی طبیعت اچانک زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ فوری امرتسر ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کیا ہے جہاں وہ ابھی بھی ان کی بیماری تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے ٹیسٹوں اور انٹیوں سے کافی کمزوری ہے اب دماغ پر اثر ہونے کے باعث بات نہیں کر رہیں مکمل شفایابی اور صحت یاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار چوہدری مسعود احمد قادیان)

ہماری تبلیغی و تربیتی مساعی

راٹھ میں دو روزہ آل یوپی صوبائی کانفرنس

منعقدہ مورخہ ۲۵، ۲۶ ستمبر ۹۳ء

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کا ورود مسعود

۲۵، ۲۶ ستمبر ۱۹۹۳ء میں یوپی میں ہونے والی کانفرنس کے بارے میں نظارت دعوۃ و تبلیغ اور یوپی کی جماعتوں سے یہ طے ہوا تھا کہ امسال راٹھ میں کانفرنس منعقد کی جائے اور احمدیہ لٹریچر کی نمائش کا بھی اسی موقع پر افتتاح ہو۔ چنانچہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مذکورہ کانفرنس سے چار روز قبل انتظامات کے لئے مکرم مولوی ظہیر احمد خادم صاحب کو بھجوا دیا تھا۔ انہیں کے ہمراہ قادیان سے ۲۲ افراد مورخہ ۱۷ ستمبر کو راٹھ پہنچے اور کانفرنس سے متعلق محترم انوار احمد صاحب صوبائی امیر یوپی و صدر استقبالیہ کی زیر رہنمائی جملہ پروگراموں کو احسن رنگ میں چلانے کے لئے تعاون کرتے رہے۔ اسی طرح مقامی خدام و انصار اور کانپور کے خدام نے بھی بھرپور تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

مورخہ ۲۵ ستمبر کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان مرکزی وفد کے ساتھ تشریف لائے۔

کارروائی اجلاس مورخہ ۲۵ ستمبر:۔ مورخہ ۲۵ ستمبر شام سات بجے پہلے دن کا اجلاس مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ کی زیر صدارت مکرم ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس نے سیرت حضرت رسول پاک صلعم پر کی۔ اور نظم خاکسار نے پڑھی۔ اس اجلاس میں محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج بنگال و آسام جناب سردار دلیپ سنگھ صاحب، جناب پریم ناتھ جی پادری و محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے اپنی تقریروں سے سامعین کو مستفیض فرمایا۔ اجلاس کے دوران جناب تریا لش جی نے ہندو مسلم اتحاد پر ایک نظم سنائی۔ آخر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے جلسہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ آج ہمارا ملک جس دور سے گذر رہا ہے وہ تقاضہ کرتا ہے کہ ہم سب میں باہم اتفاق و اتحاد ہونا چاہئے۔ اور اس اتفاق کو قائم کرنے کیلئے قرآن مجید میں یہی اصول بیان کیا ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کے پیشواؤں اور رہنماؤں کی عزت و تکریم کریں۔ اس کے بعد صدر اجلاس کے مختصر خطاب اور دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

۲۶ ستمبر۔ دوسرے اجلاس کی کارروائی:۔ پروگرام کے مطابق ٹھیک بارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے نمائش ہال کا افتتاح فرمایا۔ جس میں دنیا کی ۵۰ زبانوں میں شائع شدہ اسلامی لٹریچر کی ایک ایک کاپی قرینے سے آویزاں کی گئی تھی۔ نمائش ہال کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا جو غیر از جماعت افراد کے لئے خاص طور سے توجہ کا مرکز بنا رہا۔

نمائش کے افتتاح کے بعد ساڑھے بارہ بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ دوسرے دن کے مہمان خصوصی مکرم آر۔ ڈی سونکر صاحب ایڈوائزر گورنر یوپی تھے۔ لیکن کثرت بارش کے سبب اچانک ان کا پروگرام ملتوی ہونے پر اس جلسے کے مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر گنپتی لال بدھولیہ چیئرمین راٹھ تھے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد انعام صاحب نے اور نظم مکرم وحید الدین صاحب شمس نے پڑھی۔ اس اجلاس میں خاکسار، مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم، جناب ... محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری و مہمان خصوصی نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ اس دوران خاکسار نے ایک نظم پڑھی بعد ازاں محترم انوار احمد صاحب امیر صوبائی یوپی و صدر استقبالیہ نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور آخر پر صدر اجلاس محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا اور پُرسوز دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس دو روزہ کانفرنس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

(شمشاد احمد ظفر مبلغ سکرا و راٹھ۔ یوپی)

کانپور میں عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

کانپور مورخہ ۸ ستمبر ۹۳ء۔ جماعت احمدیہ کانپور کی طرف سے کافی عرصہ کے بعد پہلی بار ایک جلسہ عام محلہ چمن گنج میں جہاں مسلمانوں کی گنجان آبادی ہے بعد نماز عشاء منعقد کیا گیا۔

یہ جلسہ اچانک وقوع پذیر ہوا اور قلیل وقت میں بفضلہ تعالیٰ جملہ پروگرام بہت ہی شاندار طریق پر انجام پذیر ہوئے۔ پنڈال کو خدام نے شامیانے اور خوبصورت جھالروں سے سجایا تھا۔ لائٹنگ کا بھی جاذب نظر انتظام تھا۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے احباب جماعت کانپور نے بھرپور تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

جلسہ کے انعقاد کے لئے محترم حاجی ظفر عالم صاحب امیر جماعت کانپور نے سرکاری حکام سے اجازت لے لی تھی۔ آپ ہی کی نگرانی میں تمام انتظامات مکمل کئے گئے۔

پروگرام کے مطابق جلسہ کی صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مشنری انچارج بنگال و آسام نے کی اور بعدہٗ انہیں کا ترجمہ بھی سنایا گیا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد محترم حاجی ظفر عالم صاحب امیر جماعت کانپور نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نعتیہ کلام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار نے کی۔ دوسری تقریر محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس نے کی۔ مکرم موصوف نے کچھ اس انداز میں خطاب فرمایا کہ سامعین حضرات کی خاموشی دلچسپی قابل دید تھی۔ اس تقریر کے بعد محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ نے نعتیہ کلام "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ نے خطاب فرمایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور ظہور امام مہدی علیہ السلام کی خوشخبری اور ان کی بیعت کرنے کی اہمیت بیان فرمائی۔ لاؤڈ سپیکر سے دور دور تک آواز جانے کی وجہ سے کثرت کے ساتھ لوگ آتے رہے اور جلسہ غیر از جماعت احباب کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ پنڈال کی ساری کرسیاں پُر ہو چکی تھیں لوگ سڑکوں پر کھڑے ہو کر اور اپنے گھروں کی چھتوں پر سے تقاریر سنتے رہے۔

اس جلسہ کا ایسا اثر ہوا کہ جلسے کے اختتام کے معاً بعد بعض غیر از جماعت دوست خود اسٹیج پر تشریف لائے اور کہنے لگے کہ آپ لوگوں کی تقاریر سننے کے بعد ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ لوگوں میں آپ کی جماعت کے خلاف جو تصور ہے وہ بالکل غلط اور بے حقیقت ہے۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کانپور نے منتظمین و علماء کرام کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں جناب صدر جلسہ نے دعا کروائی۔ اور جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ اور اس خوشی کے موقع پر تمام احباب میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

(محمد وسیم خان مبلغ سلسلہ کانپور)

ضلع مالدہ (بنگال) میں جماعت کا قیام

مورخہ ۲۹ اگست خاکسار اور مکرم مولوی امان اللہ صاحب نے ضلع مالدہ کا دورہ کیا۔ اور قطب گنج میں ایک ریونیو انسپکٹر نے مع افراد خاندان کے احمدیت قبول کی۔ متعدد غیر از جماعت معززین تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا نیز ضلع مرشد آباد کی متعدد جماعتوں میں تربیتی اور تبلیغی امور انجام دیئے گئے۔ نہٹی قصبہ میں تبلیغی جلسہ خاکسار کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں مکرم مولوی امان اللہ صاحب، ہمایوں کبیر صاحب، مولوی ابو سفیان صاحب، کبیریا صاحب، اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

کلکتہ سے ۴ ستمبر کو ایک وفد محترم محمد مشرق علی صاحب امیر جماعت بنگال کی زیر قیادت اندی مقام گیا۔ خاکسار اور مکرم امان اللہ صاحب بھی اس مقام پر پہنچے۔ گرد و نواح سے بھی احمدی احباب آئے اور پورے قصبہ میں پھیل کر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ازاں بعد وفد نے محترم امیر صاحب بنگال کی زیر نگرانی علاقہ سندر پور اور متعدد علاقوں کا دورہ کیا۔ بعض مقامات پر تبلیغی جلسے کئے اور ضلع بردوان میں ایک عالم نے مع افراد خاندان احمدیت قبول کی۔ نیز ضلع مرشد آباد کے ایک اخبار کے ایڈیٹر نے احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور نو مبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

(حمید الدین شمس مبلغ انچارج بنگال و آسام)

جماعت احمدیہ بنگال کی تبلیغی مساعی

جماعت احمدیہ بنگال اڑیسہ کا ایک وفد مورخہ ۲۱/۸/۹۳ کو سات افراد پر مشتمل یہاں سے

تقریباً ۸ کلو میٹر دور بچی پرساگر (نرسنگھ پور) قصبہ میں مکرم جمعہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ پینگال کی قیادت میں بذریعہ بس پہنچا۔ نامور افراد سے تعلق قائم کر کے جلسہ کا انتظام کیا اور ٹھیک شام ۷ بجے مکرم لوک ناتھ پردھان صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد سبحان صاحب مکرم عبد الرحمٰن صاحب مکرم غنی خان صاحب مکرم شیخ عمران صاحب مکرم جمعہ خان صاحب نے تقاریر کیں۔ اسی طرح حسب پروگرام ۲۴ اگست کو یہ وفد الدا لی گر ندی گاؤں پہنچا جہاں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے نیک نتائج ظاہر کرے۔ آمین

(شمس الدین خان معلم وقف جدید پینگال)

صوبہ کشمیر میں خدام و اطفال کا زونل اجتماع

یکم اگست ۹۳ء بروز اتوار مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر کے سہ زون کے سالانہ اجتماع کا آغاز دوپہر ایک بجے ہوا۔ جس کی صدارت مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب قائد علاقائی نے کی۔

تلاوت کلام پاک، پرچم کشائی، عہد اور نظم خوانی کے بعد مکرم فرید احمد صاحب قائد مجلس آسنور نے حضور ایدہ اللہ کے ایک گذشتہ پیغام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد مکرم سید ناصر احمد صاحب ناہم معلم وقف جدید نے افتتاحی تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم قائد صاحب علاقائی نے تمام خدام و اطفال کو مبارک باد دی کہ پانچ سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر ہمیں یہ روحانی اور تربیتی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔ افتتاحی اجلاس کے بعد خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں خدام و اطفال نے کافی ذوق سے شمولیت کی۔

دوسرے دن صبح ۸ بجے اس اجتماع کا اختتامی اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت کے فرائض مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب نائب صوبائی جنرل سیکرٹری نے انجام دیئے۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تمام افراد کا شکریہ ادا کیا۔ صدارتی خطاب کے بعد صاحب صدر اجلاس نے اوّل، دوم، سوم آنے والے خدام و اطفال کو انعامات عطا کئے۔ دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔ جملہ مجالس کے نمائندگان نے اجتماع میں شرکت کی۔ اجتماع گاہ اور اس سے ملحق راستوں کو خدام نے دیدہ زیب بینرز اور قطعات سے مزین کیا۔ فجزاھم اللہ۔

(شفیق احمد نائیک ناظم تربیت علاقائی صوبہ کشمیر)

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے سامعین و ناظرین کے لئے

ضروری اعلان

لندن ۲۹ر اکتوبر (ایم۔ ٹی۔ اے) ایشیا کے سامعین و ناظرین کے لئے عرض ہے کہ آج (۲۹ر اکتوبر) سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی نشریات درج ذیل نئے فری کوئنسی پر نشر کی جا رہی ہیں۔

سٹیلائٹ سٹیشن 21 - پوزیشن 143* ڈگری ایسٹ۔ ٹرانسپونڈر۔ 1 فری کوئنسی 3725 میگا ہرٹس۔

یہ سٹیلائٹ ہندوستان کے مشہور سٹیلائٹ چینل A-T-N کے قریب تر ہے۔ جو کہ 105 ڈگری ایسٹ پر ہے۔ اس لئے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ناظرین A-T-N سے مغرب کی طرف *2 ڈگری آگے *103 ڈگری ایسٹ پر اپنے ٹیلی ویژن سیٹ کر کے ان نشریات کو دیکھ سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ ٹی۔ وی کی آڈیو فری کوئنسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ⭑ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر ⭑ لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
وہ یار لامکانی وہ دلبرِ نہانی ⭑ دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے
(کلام حضرت مسیح موعودؑ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی پھوپھی محترمہ زیب النساء صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرزاق صاحب مونگھیڑہ (دیوان شاہی) اڑیسہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۹۳ء بروز سوموار بوقت صبح سات بجے اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گذار تھیں۔ نیک فطرت، رقیق القلب، ہر دلعزیز اور جماعت کے کاموں میں بے حد دلچسپی رکھتی تھیں۔ مرحومہ کے والد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام الزمان کے زمانے میں ہی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کر کے صحابی کا شرف حاصل کرنے کے لئے ارادہ کر چکے تھے۔ اسی اثناء میں حضور علیہ السلام انتقال فرما گئے۔ اور آپ کی خواہش پوری نہ ہو سکی۔

مرحومہ کی مغفرت، درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام حیدر خان معلم وقف جدید بیرون یو پی سرکل)

مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب قریشی آف گلبرگہ

خاکسار کے والد محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب قریشی صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ ۶ر ستمبر ۹۳ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم ایک عرصہ سے ذیابیطس کے مریض تھے جس کے باعث پیر کے انگوٹھے میں ایک زخم ہو گیا تھا علاج کے سلسلہ میں ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ مرحوم بچپن سے ہی نیک فطرت صوم و صلوٰۃ کے پابند اور اکثر قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے تھے غرباء اور مساکین کا خیال رکھنا خاص طور پر امتیاز تھا۔ ساری زندگی درس و تدریس میں گذاری تا دم آخر خدمت سلسلہ احمدیہ میں پیش پیش رہے۔ آپ کی وفات سے شہر گلبرگہ ایک بہترین استاد سے محروم ہو گیا ہے۔

مرحوم کی مغفرت بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔ (قریشی عبد الحکیم حال مقیم بنگلور)

مکرم مولوی سید محمد یونس صاحب آف سورو

خاکسار کے خسر مکرم مولوی سید محمد یونس صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سورو ۱۲ر ستمبر ۹۳ء کو عرصہ تین ماہ فریش رہ کر کٹک میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم چالیس سال سے زیادہ عرصہ بطور اردو ٹیچر کام کرتے رہے۔ مرحوم کے ذریعہ سورو میں سب سے پہلے تین نوجوان احمدی ہوئے۔ سخت مخالفت ہوئی مار نے اور ملازمت سے نکالنے کی دھمکی بھی دی گئی۔ مرحوم کی زندگی میں ہی تین سے تین صد سے زائد احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ مرحوم لمبا عرصہ صدر اور سیکرٹری مال کی خدمت بجا لاتے رہے۔ غرباء کے ہمدرد اور شفیق وجود تھے۔

مرحوم کی نعش کٹک سے سورو لائی گئی۔ کثیر تعداد میں احمدی احباب اور غیر مسلم و غیر احمدی اساتذہ و طلباء آخری دیدار کے لئے حاضر ہوئے۔ گیارہ بجے نماز جنازہ ادا کی گئی اور تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم کی مغفرت بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

⭑ — ماہ مئی میں خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیز سید غلام ہادی معلم وقف جدید ہائی بلڈ پریشر کے سبب وفات پا گیا تھا۔ ان کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے درخواست ہے۔ ہر دو کی وفات پر بہت سے دوستوں کی طرف سے اظہار ہمدردی میں تعزیتی خطوط آ رہے ہیں میں ان سب کا بہت شکر گذار ہوں اللہ تعالےٰ سب کو بہتر جزا دے۔ (سید غلام مہدی ناصر صدر جماعت احمدیہ سورو)

⭑ — میرے چھوٹے چچا مکرم ملک ظریف احمد صاحب کراچی ۸/۹/۹۳ کو ایک سڑک حادثہ میں اپنے خدا تعالےٰ سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر ۵۵ سال کی تھی اپنے پیچھے سوگوار بیوہ اور تین بچے چھوڑ گئے ہیں۔ مرحوم کی مغفرت پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک مظفر احمد طارق پٹنہ)

منظوری انتخاب عہدیداران

برائے سنہ ۱۹۹۲ء تا سنہ ۱۹۹۵ء

جن جماعتوں کے انتخاب کی منظوری ہوگئی ہے۔ اور اُن کی اطلاع بھی جماعتوں کو دی جاچکی ہے اُن کو شائع کیا جارہا ہے۔ بعض جماعتوں میں سے ابھی تک انتخاب کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی اُن سے گزارش ہے کہ اوّلین فرصت میں انتخاب کرواکر اُس کی رپورٹ بغرض منظوری مرکز میں ارسال کریں۔ جزاکم اللہ

ناظر اعلیٰ قادیان

۱۔ قادیان:

صدر عمومی	مکرم عبدالواسع صاحب چوہدری۔

• حلقہ مسجد مبارک:

صدر	مکرم چوہدری سکندر خان صاحب
سیکرٹری مال	مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید
سیکرٹری تبلیغ و تربیت	مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب
سیکرٹری تعلیم	مکرم مظفر خان صاحب ناصر
سیکرٹری امور عامہ	مکرم سید بشارت احمد صاحب
آڈیٹر	مکرم رشید احمد صاحب ملکانہ
سیکرٹری وصایا (صدر مجلس موصیان)	مکرم مولوی فیض احمد صاحب

• حلقہ نور:

صدر	مکرم رشید الدین صاحب پاشا
سیکرٹری مال	مکرم خالد محمود صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت	مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم
سیکرٹری تعلیم	مکرم سید شہامت علی صاحب
سیکرٹری امور عامہ	مکرم مجیب احمد صاحب اسلم
آڈیٹر	مکرم دلاور خان صاحب
سیکرٹری وصایا (صدر مجلس موصیان)	مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر

• حلقہ ناصر آباد:

صدر	مکرم عبدالواسع صاحب چوہدری
سیکرٹری مال	مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت	مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر
سیکرٹری تعلیم	مکرم مبارک احمد صاحب بٹ
سیکرٹری امور عامہ	مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر
آڈیٹر	مکرم عبدالقدیر صاحب نیاز
سیکرٹری وصایا (صدر مجلس موصیان)	مکرم خواجہ احمد حسین صاحب

۲۔ جماعت احمدیہ دہلی

صدر	مکرم انصار احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تبلیغ و تربیت	مکرم سید شکیل احمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ	مکرم ارادت احمد صاحب جاوید
سیکرٹری اشاعت	مکرم آفتاب احمد خان صاحب
سیکرٹری وصایا	مکرم صوفی عبدالشکور صاحب

صوبہ جموں و کشمیر

۳۔ جماعت احمدیہ بڈھانوں۔

صدر	مکرم عبدالعزیز صاحب بھٹی
سیکرٹری مال	مکرم عبدالباسط صاحب
امام الصلوٰۃ	مکرم فضل حسین صاحب

سیکرٹری امور عامہ	مکرم محمد عبداللہ صاحب شاکر
سیکرٹری تعلیم و تربیت	مکرم کیپٹن عبدالغنی صاحب
سیکرٹری تبلیغ	مکرم ناصر احمد صاحب سلیم

(باقی)

بقیہ صفحہ نمبر ۹

جس نے کوئی سوال پوچھنا ہو۔ تو وہ مائیکروفون کے سامنے تشریف لائے اور اس طرح ایک اور مجلس علم و عرفان کا آغاز ہوا۔ پھر تمام حاضرین نے اپنے پیارے آقا کی امامت میں نماز مغرب و عشاء ادا کیں بعدازاں حضور انور نے انصار اللہ کی دعوت طعام کو قبول فرماکر انہیں ایک اور اعزاز بخشا۔

تیسرا روز۔ مورخہ ۱۹ر ستمبر ۱۹۹۳ء

نماز تہجد و فجر باجماعت ادا کی گئیں۔ اُس کے بعد انصار بغرض سیر اسلام آباد کے گرد و نواح تشریف لے گئے۔ واپسی پر انہیں نہایت نفیس ناشتہ میسر آیا۔

سب سے پہلے ہاکی کا فائنل میچ مابین انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ ہوا جس میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی اور بہت ذوق سے تمام کھیل کو ملاحظہ کیا۔

احمدیہ مسلم ٹائیگرز کی دعوت پر تاتار سے ایک ہاکی ٹیم اپنے وزیر۔ DEPUTY MINISTER SPORTS کی سرکردگی میں لندن آئی ہوئی تھی۔ انہوں نے نہایت دلچسپی سے ہاکی کا میچ دیکھا بعدازاں حضور اقدس کے ساتھ تمام کھلاڑیوں جن میں ہمارے تاتاری مہمان بھی شامل تھے بہت سے فوٹو ہوئے۔ تصویریں لی گئیں۔ اُس کے بعد "ARM WRESTLING" کا مقابلہ ہوا۔ حضور اقدس نے اُس فائنل میں تشریف لاکر انصار کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

نماز ظہر و عصر اور دوپہر کے کھانے کے بعد تیسرا اجلاس شروع ہوا جسکی صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو۔کے نے فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد۔ دوئم اور سوئم آنے والے انصار اور اطفال کو انعامات مکرم امیر صاحب نے مرحمت فرمائے۔

چوتھا اور آخری اجلاس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد حضور اقدس نے تلاوت قرآن پاک کے لئے مکرم لئیق احمد صاحب طاہر کو دعوت دی جنہوں نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت کی اور انگریزی ترجمہ بھی پڑھا۔ حضرت اقدس نے انصار اللہ کا عہد نامہ دہرایا۔ جس کے بعد مکرم نسیم باجوہ صاحب نے نظم —— "بہار آئی ہے میرے بوستاں میں" درثمین سے پڑھ کر سنائی جس کا انگریزی میں ترجمہ مکرم خلیل الرحمٰن صاحب ملک نے کیا۔

صدر مجلس انصار اللہ یوکے نے سالانہ رپورٹ حضور اقدس کی خدمت میں پڑھ کر سنائی۔ حضور اقدس نے ازراہ شفقت اول آنے والے انصار میں انعامات دیئے اور فضا بار بار بارک اللہ لک سے گونج اُٹھتی تھی آخر میں حضور اقدس نے انصار اللہ یو۔کے کو مبارک باد دیتے ہوئے نہایت جامع نصائح فرمائیں۔ خصوصاً تبلیغ کے بارے میں بہت اہم نکات بیان فرمائے۔

دُعا کے بعد انصار اللہ یو۔کے کا سالانہ اجتماع پایہ تکمیل تک پہنچا۔ الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ۔ بعدہ انصار اللہ یو۔کے کے صدر محترم محمد اسلم جاوید صاحب نے ایک امر واضح کیا کہ جیسا کہ انصار برادران کو علم ہے کہ پہلے مقام اجتماع ساؤتھ فیلڈ سکول تھا مگر حضور اقدس کے ایماء پر اُس مقام کو اسلام آباد منتقل کرنا پڑا۔ اور تمام انتظامات صرف دو دن قبل ساؤتھ فیلڈ سے اسلام آباد منتقل کئے گئے جو کہ ایک بہت اہم کام تھا۔ جو کہ محض اللہ تعالےٰ اور حضور اقدس کی دعاؤں کے طفیل پایہ تکمیل تک پہنچا جس کے لئے چیئرمین اجتماع کمیٹی۔ مکرم جناب بشیر الدین صاحب سائی اور تمام رفقاء کار نے اپنے فرائض کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کی۔

فجزاھم اللہ

(منصور احمد ڈیپٹی لندن)

واپسی ریلوے ریزرویشن

بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۹۳ء

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کی تاریخوں میں منعقد کیا جائیگا۔ احباب جماعت سے کثیر تعداد میں اس بابرکت روحانی جلسہ میں شرکت کی تحریک کی جاتی ہے اس بابرکت سفر کے لئے احباب ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ احباب جماعت کی سہولت کیلئے دفتر جلسہ سالانہ کی جانب سے قادیان سے واپسی کیلئے ریلوے ریزرویشن ان کی درخواست پر کرائے جانے کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کے خواہش مند ہیں وہ مندرجہ ذیل کوائف سے جلد مطلع فرمائیں۔

(۱) تاریخ واپسی ریزرویشن (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کروانی مقصود ہے (۳) درجہ: فرسٹ کلاس سیکنڈ کلاس / A-C 2 یا 3 ٹائر سلیپر (۴) ٹرین کا نام اور نمبر (۵) سواریوں کے نام۔ عمر اور جنس (مرد/عورت) (۶) پورے ٹکٹ اور نصف ٹکٹ کی وضاحت (نصف ٹکٹ گیارہ سال کی عمر تک لگتا ہے)

چونکہ ریزرویشن کافی عرصہ پہلے کرانی ہوتی ہے لہٰذا اس سلسلہ میں اطلاع جلد از جلد بھجوائی جائے تاکہ حسب خواہش ریزرویشن کرانے میں سہولت ہو۔ ریزرویشن کیلئے خط بھجوانے کے ساتھ ہی مہربانی کرکے کرایہ و اخراجات کی رقم بھی بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تفصیل کے ساتھ بھجوائیں اور اس کی اطلاع دفتر جلسہ سالانہ کو بھی دیں۔

آج کل اکثر اسٹیشنوں سے واپسی کا بھی ریزرویشن بذریعہ کمپیوٹر کرنے کا انتظام ہے احباب اس سہولت سے بھی فائدہ اٹھائیں۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

ضروری اعلان

از طرف نظامت دار القضاء قادیان

مکرم چراغ دین صاحب مرحوم آف قادیان کی امانت ذاتی محاسب میں کچھ رقم موجود ہے۔ مرحوم کی بیوہ و بچگان نے تقسیم ترکہ رقم محاسب کی درخواست قضاء میں دی ہوئی ہے۔ مرحوم کی بیوہ و بچگان کے علاوہ اگر اور کوئی مرحوم کے شرعی وارث ہوں تو ایک ماہ کے اندر اندر نظامت دار القضاء سے رجوع کریں معینہ مدت گذر جانے کے بعد تقسیم ترکہ کا فیصلہ کردیا جائیگا۔ بعد میں کوئی درخواست قبول نہیں کی جائیگی۔

محمد نسیم خان
قاضی اوّل سلسلہ احمدیہ

کنڑی زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی کی اشاعت

۴ اپریل ۱۹۹۳ء کو مسجد احمدیہ منجیشور میں منعقدہ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام" کے موقعہ پر سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی کے کنڑی ترجمہ کی رسم اجراء مکرم محمد یوسف صاحب صدر جماعت منجیشور نے کی۔ یہ قابل ذکر ہے کہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ ۱۹۷۲-۷۳ء کو کرناٹک یونیورسٹی نے B.A کلاس کی تعلیمی نصاب میں شامل کیا تھا۔

اس کتاب کے کنڑی ترجمہ کی سعادت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم محمد یوسف صاحب ایڈیٹر رسالہ "یوگ رشمی" کو حاصل ہوئی ہے۔ فجزاہم اللہ

اس کتاب کے نافع الناس ہونے کے لئے قارئین سے درخواست دعا ہے۔

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم جیولرز
پروپرائیٹر
سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: ۱- خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری
نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: ۶۲۹۴۴۳۰۴

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لُتھرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/O SHRI GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN-143516

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS-EXPORTERS-IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP OF 100% PURE
LEATHER, SILK WITH SEQUENCES AND SOLID
BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING } 4378/4B. MURARI LAL LANE
ADDRESS } ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263952, 011-3282693.
FAX:- 91-11-3755121, SELKA, NEW DELHI

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹرز
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ڈسکہ۔ پاکستان
PHONE: 04524-549.

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۹- بیسنگ لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ارشادِ نبوی
اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ
(عملوں کا دار و مدار انجام پر ہے)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

بہترین ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339 (KERALA)
TIMBERLOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
(پیشکش)
یابی پولیمرز کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز
43-4028-5137-5206
YUBA
QUALITY FOOT WEAR

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"
(کشتی نوح)
NIR
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA-700015.